رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

شرح چندہ
سالانہ ۱۵
ششماہی ۸
سہ ماہی ۴
ماہانہ ۱۲
بیرون ہند ۱۷
فی پرچہ ۱

الفضل

الله اکبر

قادیان

روزنامہ

پرنٹر پبلشر مینیجر الفضل

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

نمبر ۲۵۳	مطابق ۲ مئی ۱۹۳۶ء	یوم شنبہ	مورخہ ۱۰ صفر ۱۳۵۵ھ	جلد ۲۳

مدینۃ المسیح

قادیان ۳۰ اپریل۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے خیر و عافیت ہے ۔

سیدہ ام طاہر احمد حرم ثانی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں ۔

حضرت نواب محمد علی خان صاحب اپنی کوٹھی میں اصلاح اور مرمت کرا رہے ہیں ۔

ماسٹر محمد ابراہیم صاحب بی۔اے پریذیڈنٹ ڈیبیٹنگ سوسائٹی تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہمراہ چار طلباء پرنس آف ویلز کالج جموں کے ایک علمی مناظرہ میں شریک ہونے کے لئے گئے ۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ کے مقربین کی عظمت اور قبولیت دنیا میں پھیلائی جاتی ہے

فرمودہ ۲ مئی ۱۹۰۳ء

"دیکھو دنیا ایک فانی چیز ہے۔ مگر اس کی لذت بھی اسی کو ملتی ہے۔ جو اس کو خدا کے واسطے چھوڑتے ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ جو شخص خدا تعالیٰ کا مقرب ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ دنیا میں اس کے لئے قبولیت کو پھیلا دیتا ہے۔ یہ وہی قبولیت ہے۔ جس کے لئے دنیادار ہزاروں کوششیں کرتے ہیں کہ کسی طرح کوئی خطاب مل جائے۔ یا کسی عزت کی جگہ یا دربار میں کرسی ملے۔ اور کرسی نشینوں میں نام لکھا جائے غرض تمام دنیوی عزتیں اسی کو دی جاتی ہیں۔ اور ہر دل میں اسی کی عظمت اور قبولیت ڈالدی جاتی ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے لئے سب کچھ چھوڑنے اور کھونے پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ نہ صرف آمادہ بلکہ چھوڑ دیتے ہیں۔ غرض یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے واسطے کھونے والوں کو سب کچھ دیا جاتا ہے۔ اور وہ نہیں مرتے ہیں جب تک وہ اس سے کئی چند نہ پالیں۔ جو انہوں نے خدا کی راہ میں دیا ہے۔ خدا تعالیٰ کسی کا قرض اپنے ذمہ نہیں رکھتا ہے۔ مگر افسوس یہ ہے۔ کہ ان باتوں کو ماننے والے اور ان کی حقیقت پر اطلاع پانے والے بہت ہی کم لوگ ہیں۔"

(الحکم ۱۰ مئی ۱۹۰۳ء)

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا سفر لاہور

مسلم لیگ اور اتحاد پارٹی کے لائحہ عمل کے متعلق اظہار پسندیدگی

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے لاہور تشریف لے جانے پر ایسوسی ایٹڈ پریس نے حسب ذیل خبر اخبارات کو مہیا کی۔

منگل کی شام کو حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد امام جماعت احمدیہ قادیان سے لاہور تشریف لائے۔ اور شیخ بشیر احمد صاحب صدر آل انڈیا نیشنل لیگ کے مکان واقع ٹمپل روڈ میں فروکش ہوئے۔ بدھ کو آپ نے جماعت احمدیہ کے معزز اصحاب اور دیگر معززین کو جن میں نمائندگان اخبارات بھی شامل تھے۔ شرف باریابی بخشا۔

ایک نمائندہ پریس سے ملاقات کے دوران میں آپ نے مسلم لیگ کے نئے پروگرام کے متعلق خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا۔ یہ پروگرام متعدد پہلوؤں سے پنجاب اتحاد پارٹی کے اقتصادی پروگرام سے مشابہ ہے۔ لیکن باوجود اس کے آپ نے پنجاب میں موجودہ اتحاد پارٹی کے مقابلہ میں لیگ کی انتخابی بورڈ قائم کرنے کی تجویز کو ناپسند کیا۔ اور فرمایا۔ لیگ اسے جائز طور پر مقامی تنظیم کی حیثیت میں استعمال کر سکتی ہے۔ یا اگر وہ چاہے۔ تو ایک اور تنظیم قائم کرلے۔ جو اس کے ساتھ مل کر کام کرے لیکن کسی قسم کا تقابل بہت بڑے نقصان کا موجب ہوگا۔

آپ نے مسٹر جناح کی لاہور میں تشریف آوری کو بہت پسند فرمایا۔ اور امید ظاہر کی۔ کہ فرقہ وار اتحاد اور باہمی صلح و آشتی کے متعلق ان کی مساعی خوشگوار نتائج پیدا کریں گی۔ آپ نے بیان کیا۔ کہ احمدیوں کا ہمیشہ سے یہی نصب العین رہا ہے۔ کہ فرقہ وار صلح و اتحاد کا قیام عمل میں لایا جائے۔ چنانچہ حال ہی میں انہوں نے پیغام صلح کتاب شائع کی ہے۔ جس میں باہمی صلح و اتحاد کے متعلق ذرائع اور وسائل درج کئے گئے ہیں۔

ضمیمہ درس القرآن کے متعلق ضروری اعلان

آئندہ ضمیمہ صرف خریداروں کو بھیجا جائے گا!

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد فرمودہ معارف و حقائق قرآنیہ کی اشاعت کا جو سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔ وہ اب تک ہر خریدار کو قطع نظر اس سے کہ اس نے خریداری منظور کی یا نہیں بھیجا جاتا رہا ہے۔ لیکن اگلا ضمیمہ صرف انہی دوستوں کو بھیجا جائے گا۔ جن کی طرف سے باقاعدہ خریداری کی اطلاع آچکی ہے۔ جو دوست یہ گراں بہا اور بیش قیمت تحفہ لینا چاہیں۔ وہ جلد از جلد اطلاع دیں۔ اور قیمت موازی تیرہ آنے صرف چھ ماہ کے لئے بھجوا دیں۔ اس امر کو اچھی طرح نوٹ کر لیا جائے۔ کہ بعد میں خریدار بننے والوں کو شروع سے درس کا مکمل فائل مہیا کرنے کی کوئی ذمہ واری نہیں لی جاسکے گی۔ اور یہ کہ ضمیمہ صرف ان اصحاب کو بھیجا جاسکتا ہے۔ جو روزانہ اخبار الفضل کے خریدار ہوں۔ (مینیجر)

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ لاہور میں

الفضل کے خاص رپورٹر کا تار

لاہور ۳۰ اپریل۔ ۲۹ اپریل کو حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کشمیر ایسوسی ایشن کے اجلاس میں شرکت فرمائی۔ اس کے بعد حضور بڑی دیر تک لوگوں کو شرف ملاقات بخشتے رہے۔ مغرب اور عشا کی نمازیں حسب معمول احمدیہ ہوسٹل میں ادا فرمائیں جناب ڈاکٹر محمد بشیر صاحب آف قاضی فیملی نے دعوت طعام دی جسے حضور نے قبول فرما لیا۔ آج صبح بھی حضور نے لوگوں کو شرف باریابی بخشا۔ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب کی دعوت پر حضور آج بعد دوپہر گوجرانوالہ تشریف لے جائیں گے۔ اور شام کو لاہور واپس آجائیں گے۔ کل صبح حضور معہ خدام قادیان روانہ ہو جائیں گے (انشاء اللہ) حضور کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

مستقل خریداران الفضل کے لئے ایک اور رعایت

کچھ عرصہ سے اخبار کے حجم میں اضافہ کی تجویز زیر غور تھی لیکن پریس کا انتظام ناقابل اطمینان ہونے کی وجہ سے عمل میں نہ لائی جا سکی۔ اب پریس کا نیا انتظام کیا جا رہا ہے جس کے متعلق امید ہے۔ کہ بفضل خدا چند روز تک مکمل ہو جائیگا۔ اس کے تکمیل پذیر ہونے پر آٹھ صفحہ کے اخبار کا حجم ۱۲ صفحہ کر دیا جائے گا لیکن مستقل خریداروں کے لئے پندرہ روپیہ سالانہ قیمت جو مقرر ہے۔ اس میں کوئی اضافہ نہیں کیا جائیگا۔ پس احباب کو چاہیئے کہ مستقل [illegible]

چھٹا روزہ ۴ مئی بروز سوموار رکھا جائے

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد کے مطابق کہ جیسا کہ گزشتہ سال جماعت کے احباب نے سات روزے رکھے تھے۔ اور سلسلہ احمدیہ کی مشکلات کے ازالہ کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کی تھیں اسی طرح امسال بھی سات ہفتوں تک ہر سوموار کو روزہ رکھا جائے۔ اب تک پانچ روزے رکھے جا چکے ہیں۔ اب چھٹا روزہ ۴ مئی بروز سوموار رکھا جائے گا۔ اس دن ہر احمدی مرد و عورت کو چاہیئے۔ کہ روزہ رکھے۔ اور اللہ تعالیٰ سے نہایت تضرع اور عاجزی سے دعائیں کرے۔ کہ وہ ہمیں سچا تقویٰ اور طہارت نصیب کرے۔ اپنی نصرت کے سامان عطا کرے۔ اور ان لوگوں کو جو ہمارے کھڑے ہیں یا تو ہدایت دے۔ یا ان کے ہاتھ بند کرکے اسلام اور احمدیت کو ان کی شرارتوں سے محفوظ رکھے بمعذوران حجرات کو روزہ رکھنا چاہئے

نقصان سے بچنے کے لئے سہ ماہی یا ششماہی کی بجائے سالانہ قیمت ادا کیجئے

مئی کے پہلے ہفتہ میں جن دوستوں کو وی پی کئے جائیں گے۔ ان کے اسماء گرامی ۲۸ اپریل کے پرچہ میں شائع کئے جا چکے ہیں۔ ان کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے کہ یہ وی۔ پی حسب ذیل شرح چندہ کے مطابق ہوں گے۔

سالانہ۔ پندرہ روپے ششماہی آٹھ روپے۔ سہ ماہی چار روپے آٹھ آنے۔ جو دوست اضافہ قیمت سے بچنا چاہتے ہوں۔ وہ سالانہ قیمت بھجوا دیں۔ یا اس کے لئے وی پی کی اجازت پانچ مئی تک دفتر ہذا میں بھیج دیں۔ ورنہ جتنے عرصہ کے لئے وہ پہلے وی۔ پی وصول کیا کرتے ہیں۔ اتنے عرصہ کے لئے مندرجہ بالا شرح سے چندہ کی وصولی کے لئے وی پی کیا جائے گا۔

(مینیجر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۰ صفر ۱۳۵۵ھ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ظلّی نبوت

کے متعلق

بذلہ سنج کہلانے والوں کی ہزل گوئی

کچھ عرصہ سے معاندین احمدیت نے جماعت احمدیہ کے قلیل التعداد۔ امن پسند۔ اور پابند قانون افراد کو بعض علماء اور لیڈروں کے اشتعال دلانے کی مسلسل جدوجہد کے نتیجہ میں جس ظلم و ستم کا نشانہ بنا رکھا ہے۔ اور جس طرح ہر پہلو سے انہیں اذیت پہونچائی جا رہی ہے۔ وہ بجائے خود اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ مخالفینِ احمدیت دلائل اور براہین کے میدان میں کلیۃً شکست کھا چکے ہیں۔ اور اب جور و ستم کے ذریعہ اپنی کھلی ہوئی شکست کا بدلہ لینا چاہتے ہیں۔ لیکن اگر کبھی بڑی کد و کاوش کے بعد کوئی دلیل پیش کرتے ہیں۔ تو ایسی بودی اور اتنی لچر۔ کہ عقل و دانش کی دُنیا میں اس کی کچھ بھی وقعت نہیں سمجھی جا سکتی۔

اسی قسم کی حرکت کا ارتکاب حال ہی میں اخبار "زمیندار" کے اس مشہور مخالف احمدیت نے کیا ہے۔ جو اپنے چہرہ پر کبھی کبھی "نقاش" کا بوسیدہ اور تار تار نقاب ڈالے برآمد ہوا کرتا ہے۔ اور لطف یہ کہ ان لوگوں کے ساتھ شریک ہو کر کیا ہے۔ جو اپنے آپ کو فرزانۂ روزگار سمجھتے۔ اور معارف اسلام بیان کرنے کے دعویدار ہیں۔ چنانچہ لکھتا ہے:-

"علامہ اقبال کے دولت کدہ پر کل شام میرزائے قادیان کی ظلّی نبوت کا ذکر ہو رہا تھا۔ اور اس نبوت کا تار و پود بکھیرنے میں متعدد بذلہ سنج احباب کی ظریفانہ منطق معروف تھی۔ راجہ حسن اختر صاحب کی زندہ دلی نے ایک اچھوتا نکتہ پیش کیا۔ فرمانے لگے۔ کہ عام اسلامی روایات کے مطابق حضور سرور کون و مکان علیہ الف الف تحیات کا سایہ نہ تھا۔ فلسفی اس کے منکر ہوں گے ہوا کریں۔ لیکن قادیانیت کے دستِ گستاخ کی شوخیوں سے ناموس رسالت کو بچانے کے لئے مصلحت یہی ہے۔ کہ اس عقیدہ پر مسلمان مضبوطی سے جم جائیں۔ کہ رسول اللہ کے جسم اطہر کا سایہ زمین پر نہ پڑتا تھا۔ پھر ہم مرزائیوں سے پوچھ سکتے ہیں۔ کہ جب حضور محمد مصطفےٰ کا سایہ ہی نہ تھا۔ تو غلام احمد قادیانی آنجہانی حضور کا سایہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ اور اس کی نبوت حضور کی نبوت کا ظل کس طرح ہو سکتی ہے۔ دیکھئے اس پر اندلسی اور دمشقی قادیانی کیا کہتے ہیں"۔ (زمیندار ۲۴ اپریل)

قطع نظر اس کے کہ "اسلامی دُنیا کے سب سے بڑے فلسفی کے" "دولت کدہ" پر فلسفیوں کے متعلق اس رنگ میں "بذلہ سنجی" کیا معنی رکھتی ہے جس چیز کو "اچھوتا نکتہ" قرار دیا گیا ہے۔ اسی سے ظاہر ہے۔ کہ یہ لوگ احمدیت کے مقابلہ میں کس قدر خائب و خاسر ہو چکے اور حق کی مخالفت میں ان کی قوتِ فہم و ادراک کس طرح سلب کر لی گئی ہے۔

یہ عام لوگوں کی نہیں۔ بلکہ بڑے عالم فاضل بڑے فلسفی۔ بڑے اخبار نویس اور بڑے نکتہ دان کہلانے والوں کی ایک مجلس منعقد ہوتی ہے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ظلی نبوت کا ذکر آتا ہے۔ تو ایک رکن مجلس کو ایک "اچھوتا نکتہ" سوجھ جاتا ہے ساری مجلس مرحبا پکار اٹھتی ہے۔ اور "صحافت اسلامیہ کے درخشندہ گوہر" "زمیندار" کو اُس وقت تک چین نہیں آتا جب تک اس کی تشہیر کر کے اس کے جواب کا ہم سے مطالبہ نہیں کر لیتا۔

وہ نکتہ کیا ہے؟ یہ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بابرکات کی طرف اس لئے ایک بے بنیاد روائت منسوب کرنا شروع کر دو کہ جماعت احمدیہ سے ایک سوال پوچھا جا سکے۔

اس بات کو جانے دیجئے۔ کہ اس روایت پر مسلمان مضبوطی سے جم جائینگے یا نہیں۔ اور اگر جم جائینگے۔ تو پھر جماعت احمدیہ اس سوال کا جو اس روایت کی بنا پر کیا جائے گا۔ اسی طرح معقول اور مدلل جواب دے سکیگی۔ یا نہیں جس طرح دُوسرے سینکڑوں ہزاروں اعتراضات کا دیکر معترضین کی ناکامی و نامرادی پایۂ ثبوت تک پہنچا چکی ہے۔ صرف یہ غور فرمایئے۔ کہ کیا جن لوگوں کے پاس کوئی معقول دلیل اور قاطع برہان ہو۔ وہ اسی قسم کی تمنا کیا کرتے۔ اور اسی طرح کے خیالی پلاؤ پکایا کرتے ہیں۔ قطعاً نہیں۔ پس یہ ثبوت ہے اس بات کا۔ کہ جماعت احمدیہ کے بڑے سے بڑے معاندین پر بھی واضح ہو چکا ہے۔ کہ دلائل اور براہین کے لحاظ سے وہ بالکل تہی دست ہیں۔ اور ان کی کوئی بات ایسی نہیں۔ جو ایک لحہ کے لئے بھی احمدیت کے مقابلہ میں ٹھیر سکے۔ یا جسے کوئی معقول آدمی کچھ وقعت دے سکے۔ خدا تعالےٰ کا مقدس کلام قرآن مجید اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مصدقہ ملفوظات اور بزرگان دین کی مبنی برحق تحریرات میں سے کوئی ایک چیز بھی تو ایسی نہیں۔ جو ان کے لئے سہارا بن سکے۔ اور اب وہ بے سر و پا روایات کے بوسیدہ قلعہ میں اپنے آپ کو محصور کرنا چاہتے ہیں۔ مگر یاد رکھیں۔ اس طرح وہ احمدیت پر فتح نہیں پا سکتے۔ بلکہ اپنی شکست کو اور زیادہ نمایاں کر رہے ہیں۔

احمدیت کے یہ ناکام مخالف جب مسلمانوں کو اس عقیدہ پر جما لیں گے۔ کہ "رسول اللہ کے جسم اطہر کا سایہ زمین پر نہ پڑتا تھا"۔ اور پھر ہم سے پوچھیں گے۔ کہ "غلام احمد قادیانی آنجہانی حضور کا سایہ کس طرح ہو سکتا ہے اور اس کی نبوت حضور کی نبوت کا ظل کس طرح ہو سکتی ہے"۔ تو ہم بھی مفصل جواب دے لیں گے۔ فی الحال صرف اس قدر بتا دینا چاہتے ہیں کہ

سخن شناس نۂ دلبرا خطا اینجاست

"ظل" کے معنی صرف اس سایہ کے ہیں۔ جو انسان کا دھوپ کی وجہ سے زمین پر پڑتا ہے۔ اور نہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی "ظلی نبوت" کا یہ مطلب ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا جو سایہ زمین پر پڑتا تھا۔ اس سے آپ کو نبوت حاصل ہوئی جن لوگوں نے سایہ سے مراد صرف دھوپ میں پڑنے والا سایہ لے کر "اچھوتا نکتہ" نکالا ہے۔ دراصل انہوں نے جہالت اور بیہودگی کی انتہا کر دی ہے۔ کیا جب بادشاہ کو ظل اللہ کہا جاتا ہے۔ تو اس کا یہ مطلب ہوتا ہے۔ کہ نعوذ باللہ اللہ تعالےٰ کا دھوپ میں جو سایہ پڑتا ہے۔ اس سے بادشاہ بنتا ہے۔ یا احادیث میں آتا ہے۔ کہ قیامت کے دن سات قسم کے مومنوں کے سر پر اللہ تعالےٰ کا سایہ ہوگا۔ کیا اس کے متعلق بھی یہ کہا جائے گا۔ کہ نعوذ باللہ دھوپ میں خدا تعالےٰ کا بھی سایہ ہوتا ہے۔ پس جب ظل کے معنی ہر موقعہ پر یہ نہیں۔ کہ جسم کا وہ سایہ جو دھوپ میں ظاہر ہو۔ تو پھر "علامہ اقبال کے دولت کدہ پر" داد بذلہ سنجی دینے والے غور فرمائیں۔ کہ ان کی منصوبہ بازی کیسی بودی کس قدر لچر اور ان کے لئے کتنی رسوا کن ہے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ظلی نبوت کی جو حقیقت بیان فرمائی ہے اور جس پر جماعت احمدیہ کا ایمان ہے وہ بھی سُن لیجئے۔ آپ فرماتے ہیں:-

"قرآن شریف بجز نبی بلکہ رسول ہونے کے دوسروں پر علوم غیب کا دروازہ بند کرتا ہے جیسا کہ آیت لَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖۤ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ سے ظاہر ہے۔ پس مصفّٰی غیب پانے کے لئے نبی ہونا ضروری ہوا۔ اور آیت اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ گواہی دیتی ہے کہ اس مصفّٰی غیب سے یہ امت محروم نہیں۔ اور مصفّٰی غیب حسب منطوق آیت نبوت اور رسالت کو چاہتا ہے۔ اور وہ طریق براہ راست بند ہے۔ اس لئے ماننا پڑتا ہے۔ کہ اس موہبت کے لئے محض بروز اور ظلیت اور فنافی الرسول کا دروازہ کھلا ہے"۔ (ایک غلطی کا ازالہ)

پھر فرماتے ہیں "ظلی نبوت جس کے معنی ہیں۔ کہ محض فیض محمدی سے وحی پانا"۔ (حقیقۃ الوحی ص ۲۸)

ان معنوں اور اس مفہوم کو پیش نظر رکھ کر علامہ اقبال کے دولت کدہ کے بذلہ سنج فرمائیں۔ اگر وہ مسلمانوں کو مضبوطی سے اس عقیدہ پر جما بھی لیں۔ کہ "رسول اللہ کے جسم اطہر کا سایہ زمین پر نہ پڑتا تھا"۔ تو پھر بھی احمدیت کا کیا بگاڑ سکتے ہیں۔ ہاں اگر ان کی قسمت میں حق کی مخالفت اور صداقت کا انکار کرنا ہی لکھا ہے تو کھلم کھلا مسلمانوں کو اپنے اس عقیدہ کی تلقین شروع کر دیں۔ کہ مسلمان رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ...

مسیح محمدی کے زمانہ کا پیلاطوس مسجد احمدیہ لنڈن میں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الزام قتل سے بری قرار دینے والے کرنل ڈگلس سے ملاقات

۱۲ر اپریل کا دن اس لحاظ سے ایک تاریخی دن تھا۔ کہ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ کا پیلاطوس مسجد احمدیہ لنڈن میں اس قتل کے مقدمہ کے حالات سنانے کے لئے آیا۔ جو پادریوں کی طرف سے دائر کیا گیا تھا۔ اور جس میں عادلانہ فیصلہ کرنے کی وجہ سے اُسے دلیر اور منصف پیلاطوس کا لقب خدا کے پاک مسیح کی زبان سے دیا گیا۔

کرنل مونٹیگو ولیم ڈگلس

۱۲ر اپریل وقت مقررہ پر کرنل صاحب موصوف مسجد احمدیہ لنڈن میں تشریف لائے سب سے پہلے درد صاحب۔ نے حضرت مولوی شیر علی صاحب کا اور میرا ان سے تعارف کرایا۔ اس موقعہ پر حسب ذیل گفتگو ہوئی:۔

ڈگلس۔ کیا۔ جلال الدین وہی ہیں جنہوں نے مقدمہ میں گواہی دی تھی۔

درد صاحب۔ نہیں یہ تو اس وقت پیدا بھی نہیں ہوئے تھے۔ ان کا نام جلال الدین شمس ہے۔

ڈگلس۔ کیا یہ وہی ہیں جو فلسطین میں تھے

درد صاحب۔ ہاں

اس کے بعد ہم ڈرائنگ روم میں بیٹھ گئے حضرت مولوی شیر علی صاحب اور خاکسار سے گفتگو ہوتی رہی۔ کرنل صاحب اردو اچھی طرح بول لیتے ہیں۔ میں نے کشتی نوح سے مولوی محمد حسین بٹالوی کی شہادت کا ذکر سناتے ہوئے یہ عبارت پڑھی۔

"صرف فرق اس قدر تھا۔ کہ سردار کاہن کو پیلاطوس کی عدالت میں کرسی ملی تھی۔ کیونکہ یہودیوں کے معزز بزرگوں کو گورنمنٹ روم میں کرسی ملتی تھی۔ اور بعض ان میں سے آنریری مجسٹریٹ بھی تھے۔ اس لئے اس سردار کاہن نے عدالت کے قواعد کے لحاظ سے کرسی پائی۔ اور مسیح ابن مریم ایک مجرم کی طرح عدالت کے سامنے کھڑا تھا۔ لیکن میرے مقدمہ میں اس کے برعکس ہوا۔ یعنی یہ کہ برخلاف دشمنوں کی امیدوں کے کپتان ڈگلس نے جو پیلاطوس کی جگہ عدالت کی کرسی پر تھا۔ مجھے کرسی دی۔ اور یہ پیلاطوس مسیح ابن مریم کے پیلاطوس کی نسبت زیادہ بااخلاق ثابت ہوا۔ کیونکہ عدالت کے امر میں وہ دلیری اور استقامت سے عدالت کا پابند رہا۔ اور بالائی سفارشوں کی اس نے کچھ بھی پرواہ نہ کی۔ اور قومی اور مذہبی خیال نے بھی اس میں کچھ تغیر پیدا نہ کیا۔ اور اس نے عدالت پر پورا قدم مارنے سے ایسا عمدہ نمونہ دکھایا۔ کہ اگر اس کے وجود کو قوم کا فخر اور حکام کے لئے نمونہ سمجھا جائے تو بیجا نہ ہوگا"

جب میں نے "برعکس ہوا" کے الفاظ پڑھے۔ کرنل صاحب کہنے لگے بے شک یسوع مسیح تو ایک معمار یا کسان تھا۔ اس لئے پیلاطوس نے اسے کرسی نہ دی۔ لیکن مرزا صاحب تو ایک معزز اور عالم آدمی تھے۔ مولوی شیر علی صاحب نے کہا بہرحال حضرت مسیح علیہ السلام خدا کے نبی تو تھے۔ کرنل ڈگلس صاحب نے جواب دیا۔ وہ ایسے ہی تھے۔ جیسے ہندوستان میں فقیر ہوتے ہیں۔ لیکن مرزا صاحب بڑے سنجیدہ اور عالم تھے۔

پھر میں نے حسب ذیل عبارت سنائی۔

"مگر ہم اس سچی گواہی کو ادا کرتے ہیں۔ کہ اس پیلاطوس نے اس فرض کو پورے طور پر ادا کیا۔ اگرچہ پہلا پیلاطوس جو رومی تھا اس فرض کو اچھے طور پر ادا نہیں کر سکا۔ اور اس کی بزدلی نے مسیح کو بڑی بڑی تکالیف کا نشانہ بنایا۔ یہ فرق ہماری جماعت میں ہمیشہ تذکرہ کے لائق ہے۔ جب تک کہ دنیا قائم ہے۔ اور جیسے جیسے یہ جماعت لاکھوں کروڑوں افراد تک پہونچے گی۔ ویسی ویسی تعریف کے ساتھ اس نیک نیت حاکم کا تذکرہ رہے گا۔ اور اس کی خوش قسمتی ہے۔ کہ خدا نے اس کام کے لئے اس کو چنا"۔

اس موقعہ پر درد صاحب کمرہ کے اندر تشریف لے آئے۔ اور کرنل صاحب سے مخاطب ہو کر کہا۔ آپ اس زمانہ کے پیلاطوس ہیں۔ لیکن پہلے پیلاطوس سے بڑھ کر ہیں۔ کرنل صاحب نے کہا کیوں نہیں پھر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا فوٹو دیکھ کر کہنے لگے۔ یہ نہایت ذہین اور عقلمند ہیں۔ یہیں لنڈن میں میری ان سے ملاقات ہوئی تھی۔ وہ اس خیال سے کہ شائد انگریزی زبان میں اچھی طرح تقریر نہ کر سکیں۔ خود تقریر نہیں کرنا چاہتے تھے۔ لیکن انہوں نے بہت اچھی تقریر کی تھی۔ گو ابتدائے تقریر میں انہوں نے کہا تھا۔ کہ ایسی تقریبوں پر گلاس یا پیالیاں وغیرہ ٹوٹا کرتی ہیں۔ لیکن آج انگریزی زبان ٹوٹی جائیگی

فوٹو اور چائے

اگرچہ موسم خراب تھا۔ برف گر رہی تھی۔ تاہم اللہ تعالےٰ کے فضل سے اتنی حاضری ہوگئی۔ جتنی لنڈن میں عام میٹنگز میں ہوا کرتی ہے تمام حاضرین کا معہ کرنل ڈگلس فوٹو لیا گیا۔ اس کے بعد چائے پلائی گئی۔

تقریریں

چائے سے فارغ ہونیکے بعد زیر صدارت درد صاحب جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی۔ مسٹر ہالی انگریز نومسلم نے قرآن مجید کی تلاوت کی۔ اس کے بعد درد صاحب نے کرنل ڈگلس کا تعارف حاضرین سے نہایت دلچسپ اور دلآویز کلمات سے کرایا۔ اور کہا کرنل ڈگلس کو سی۔ ایس۔ آئی۔ اور سی۔ آئی۔ ای کے خطابات ملے ہوئے ہیں۔ لیکن یہ سب زمینی خطابات ہیں۔ ایک سب سے بڑا خطاب جو دنیا میں یادگار کے طور پر باقی رہنے والا ہے وہ خدا کے فرستادہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دیا ہوا ہے۔ یعنی آخری زمانے کا عادل پیلاطوس اور یہ خطاب ایسا ہے۔ جو نہ کوئی چھین سکتا ہے۔ اور نہ کوئی اور اس خطاب کو حاصل کر سکتا ہے۔ آج وہ آپ کو اس مقدمہ کے حالات سنائیں گے۔ جس کی وجہ سے انہیں پیلاطوس کا خطاب ملا۔

اس کے بعد کرنل ڈگلس نے مقدمہ کے بالتفصیل حالات سنائے۔ اور فیصلہ کی نقل جو وہ اپنے ساتھ لائے تھے۔ اس میں سے بہت سا حصہ پڑھ کر سنایا۔

ان کے بعد حضرت مولوی شیر علی صاحب نے اس مقدمہ کے متعلق اپنے چشم دید حالات سنائے اور مولوی محمد حسین بٹالوی کے کرسی طلب کرنے کا واقعہ اور پھر کرنل ڈگلس کا اُسے جھڑکی دیتے ہوئے یہ کہنا کہ

"بک بک مت کر پیچھے ہٹ اور سیدھا کھڑا ہوجا"

اس کے علاوہ دیگر حالات بیان کئے۔ یہ تقریریں بالتفصیل مسلم ٹائمز میں شائع ہو رہی ہیں۔

آخر میں درد صاحب نے ان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا۔ ڈگلس صاحب کہتے ہیں۔ کہ یہ مقدمہ بھی دیگر مقدمات کی طرح ایک عام مقدمہ تھا۔ جس کا انہوں نے حسب عادت فیصلہ کردیا مگر اب وہ خواہ کتنی خاکساری اور انکساری سے کام لیں۔ لیکن پیلاطوس کا لقب جو انہیں دیا جاچکا ہے۔ اب واپس نہیں ہوسکتا۔ پہلے پیلاطوس نے بھی جب مقدمہ کیا تھا اُسے کب یہ خیال تھا۔ کہ اس کا ذکر دنیا کے تمام کونوں میں کیا جائے گا۔ اور اگر اسے یہ خیال ہوتا۔ تو وہ ضرور استقامت اور شجاعت سے کام لیتا۔ اور کبھی بزدلی نہ دکھاتا۔

اسی طرح کا یہ مقدمہ تھا۔ جس میں کرنل صاحب نے عدل کی شاندار مثال قائم کی۔ اور پیلاطوس کا خطاب حاصل کیا۔ ایسے خطابات بغیر امیدوں کے ہی ملا کرتے ہیں کیا کرنل صاحب کو اس وقت یہ خیال ہوسکتا تھا۔ کہ اس مقدمہ کا ذکر انہیں پھر کبھی کرنا پڑے گا۔ اور خاص کر لنڈن کے احمدی انگریز مردوں اور عورتوں کے جلسہ میں۔ جب یہ مقدمہ ہوا۔ اس وقت جماعت نہایت قلیل تعداد میں تھی۔ لیکن اب بفضل خدا دنیا کے تمام گوشوں میں پھیلی ہوئی ہے۔ اور جہاں جہاں جماعت احمدیہ قائم ہوگی وہاں اس مقدمہ کا ضرور ذکر کیا جائے گا۔

کرنل صاحب نے مجھ سے دریافت کیا۔ کہ مولوی محمد حسین بٹالوی کے متعلق انہوں نے جو الفاظ کہے تھے۔ اور جو مولوی شیر علی صاحب نے بیان کئے ہیں۔ وہ نامناسب تو نہیں تھے۔ میں نے کہا۔ اگر آپ اس سے زیادہ سخت الفاظ بھی استعمال کرتے۔ تو وہ جائز تھے۔ کیونکہ اس سے کمینہ شخص کون ہو سکتا ہے جو عدالت میں آ کر اپنے کھڑے رہنے کو توہین خیال کر کے کرسی طلب کرے۔ اور پھر جھوٹ بول کر کہ مجھے اور میرے باپ کو عدالت میں کرسی ملا کرتی تھی۔ کرسی لینے کی کوشش کرے:۔

ضلع گورداسپور کے موجودہ حکام

پھر آپ نے کہا۔ آج جبکہ ہم اس جگہ کرنل ڈگلس صاحب کے عدل و انصاف کا ذکر کر رہے ہیں۔ ہم یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ اس وقت اس ضلع میں کرنل صاحب کی جگہ جو آفیسر کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے نہایت غیر منصفانہ کارروائیاں کی ہیں۔ درحقیقت گورنمنٹ برطانیہ کے ہندوستان میں استحکام میں گورنمنٹ اسے مانے یا نہ مانے۔ کرنل ڈگلس جیسے انصاف پسند اشخاص کا ہاتھ تھا۔ جن کے انصاف نے لوگوں کے دلوں میں گورنمنٹ کی محبت بٹھا دی لیکن ضلع گورداسپور کے موجودہ حکام جیسے آفیسر اب گورنمنٹ کی محبت کو دلوں سے نکالنے کا باعث ہو رہے ہیں۔ بہرحال باوجود تمام مخالفتوں کے کرنل ڈگلس کا فیصلہ ان کی جبلی عدل و انصاف پسندی کی وجہ سے تھا۔ جو قابلِ تعریف ہے:۔

کرنل صاحب کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کی دُعا

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کے متعلق دُعا کی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ انہیں برکات عطا فرمائے۔ چنانچہ ظاہری طور پر اللہ تعالےٰ نے انہیں برکات دیں۔ وہ ہائی کمشنر کے عہدہ تک پہونچے۔ اور اب پنشن پا رہے ہیں اور ان کی عمر اب اسی برس کے قریب ہے۔ اور ان کے لڑکے بھی معقول پنشن لے رہے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ دعائیں اگلے جہان میں بھی انہیں فائدہ دیں گی اور ہم دُعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ نے جس طرح ظاہری طور پر انہیں برکات دی ہیں۔ اسی طرح انہیں روحانی نعمت سے بھی متمتع فرمائے

اس پر جلسہ کی کارروائی ختم ہوئی

مولوی شیر علی صاحب اور کرنل ڈگلس

لنڈن کے ایک مشہور روزانہ اخبار ڈیلی سکیچ کے نمائندہ نے مولوی شیر علی صاحب اور کرنل ڈگلس کا فوٹو لینے کی درخواست کی۔ چنانچہ ان دونوں کی اس نے فوٹو لی۔ جو دوسرے روز ہی ۱۳۔ اپریل کے پرچہ میں اس عنوان کے ماتحت شائع ہو گئی۔

They call him
"The just Pailate".

وہ (یعنی احمدی) اُسے عادل پیلاطوس کے نام سے پکارتے ہیں۔ اور اس کے نیچے لکھا:۔

"احمدیہ جماعت کے ڈیڑھ ملین سے زائد لوگ اسے عادل پانٹیس پیلاطوس کی طرح سمجھتے ہیں۔ کرنل مانٹیگو ولیم ڈگلس جو یونائیٹڈ سروسز کلب کے ممبر ہیں اور انڈمان کے ہائی کمشنر رہ چکے ہیں۔ وہ کل مسجد لنڈن میں اس مقدمہ کے مستغاث علیہ کے ایک صحابی مولوی شیر علی صاحب کو ملے۔ جس کی سماعت آج سے چالیس سال پہلے کی تھی:۔

مولوی شیر علی صاحب قرآن مجید کا انگریزی میں ترجمہ کرنے کی غرض سے انگلستان تشریف لائے ہیں۔ اور چونکہ وہ مذکورہ بالا مقدمہ کے عینی گواہ تھے۔ جس کا فیصلہ کرنل ڈگلس نے کیا تھا۔ اس لئے کرنل ڈگلس کو ان کی ملاقات کے لئے مسجد لنڈن میں بلایا گیا۔ جہاں کہ انہوں نے اس مقدمہ کے حالات سُنائے۔ جو مسلمانوں کی تاریخ میں ایک اہم حیثیت رکھتا ہے:۔

کرنل ڈگلس ہندوستان کی سروس سے ۱۹۲۰ء میں ریٹائر ہوئے تھے۔ انہوں نے ڈیلی سکیچ کے نمائندہ سے کل کہا۔ کہ مقدمہ کی سماعت ۱۸۹۷ء میں ہوئی تھی۔ اور مستغاث علیہ مرزا غلام احمد صاحب تھے۔ مقدمہ کے چند سال قبل احمد کو اس کے پیروؤں نے مسیح موعود قبول کر لیا تھا۔ اور اس وجہ سے ہندو اور عیسائی اور دوسرے مسلمان ان کے مخالف ہو گئے تھے۔ اور ان کے درمیان مباحثات جاری تھے۔ اور ان کی نسبت بہت سی افواہیں پھیلائی جا رہی تھیں۔ میں اس وقت بھی اس نظارہ کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں۔ کہ جب وہ چرچ مشنری سوسائٹی کے ایک مشنری کے قتل کی سازش کے الزام میں میرے روبرو پیش ہوئے۔ اور ایک سولہ سالہ ہندوستانی لڑکے نے جو استغاثہ کا سب سے بڑا گواہ تھا۔ یہ بیان دیا۔ کہ احمد نے اُسے ہدایت دی تھی۔ کہ وہ اس مشنری کو قتل کرے۔ لیکن اس گواہ نے متضاد بیانات دیئے جس سے میں فوراً اس نتیجہ پر پہونچ گیا۔ کہ احمد پر کوئی الزام نہیں آتا۔ چنانچہ میں نے انہیں بری کر دیا۔ بعد میں یہ معلوم ہو گیا۔ کہ اس لڑکے پر دباؤ ڈالا گیا تھا۔ کہ وہ ایسا قصہ بیان کرے۔ جو بالکل جھوٹ تھا۔ یہ مقدمہ بہت مشہور ہو گیا۔ اور احمد کے پیرو کثرت سے پھیل گئے۔ احمد کے بری کرنے میں جہاں تک میرا تعلق ہے۔ وہ صرف اتنا ہے۔ کہ میں نے بحیثیت جج اپنا فرض منصبی ادا کیا۔ مگر اس جماعت نے مجھے عادل پانٹیس پیلاطوس کا خطاب دینا پسند کیا ہے:۔

امام مسجد نے کہا۔ کہ مرزا غلام احمد صاحب ۱۹۰۸ء میں وفات پا گئے۔ اور اب ان کے خلیفہ حضرت مرزا محمود احمد صاحب ہیں"

اسی طرح دوسرے اخبارات نے بھی اس کا تذکرہ کیا ہے:۔

کرنل ڈگلس سے بعض سوالات

درد صاحب نے کرنل ڈگلس سے یہ دریافت کیا۔ کہ کیا آپ غلام حیدر کو جانتے ہیں۔ انہوں نے کہا۔ ہاں۔ پھر اس کی روایت سنائی۔ کہ وہ کہتے تھے۔ جب آپ گواہیاں لے کر گورداسپور جانے کے لئے سٹیشن پر آئے اس وقت آپ متفکر نظر آتے تھے۔ اور پلیٹ فارم پر ادھر اُدھر پھر رہے تھے۔ انہوں نے آپ سے پوچھا۔ خیر ہے۔ گھبراہٹ کی وجہ کیا ہے۔ آپ نے جواب دیا۔ کہ مجھے تسلی نہیں ہوئی مجھے یہ بات بناوٹی معلوم ہوتی ہے۔ گواہیاں مرزا صاحب کے خلاف ہیں۔ لیکن جب مرزا صاحب کی شکل کا خیال کرتا ہوں۔ تو مجھے وہ ایسے کاموں سے نہایت ارفع دکھائی دیتے ہیں۔ ڈگلس صاحب نے جواب دیا۔ کہ یہ بات تو صحیح ہے۔ لیکن میں یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ یہ بات غلام حیدر سے ہوئی تھی۔ یا کسی اور سے:۔

آپ سے دریافت کیا گیا۔ کہ آپ نے وارنٹ جاری کیوں نہ کیا تھا۔ کہنے لگے۔ میں خود بھی تعجب کرتا ہوں۔ کہ مجھے فوری طور پر یہ قانونی بات کیونکر سوجھ گئی۔ کہ جب ابھی تک کوئی تحقیق نہیں کی تو وارنٹ کیسے جاری کیا جا سکتا ہے۔ اس واسطے میں نے سمن جاری کر دیا:۔

آپ نے یہ بھی کہا۔ کہ:۔

پہلے گورنر سر فٹس پیٹرک رومن کیتھولک تھے۔ اور بڑے قانون دان تھے۔ اس لئے ان کے وقت میں ایسا مقدمہ کرنے کی کسی کو جرأت نہ ہوئی۔ لیکن ان کے بعد جب سر ولیم ینگ گورنر ہوئے۔ جو خود چرچ مشنری سوسائٹی سے تعلق رکھتے تھے۔ تو ان کے عہد میں یہ مقدمہ دائر کیا گیا۔ اور اس وقت گورنمنٹ بھی اس مقدمہ کو خارج کر رہی تھی:۔

اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ مسٹر عبد اللہ آتھم کی پیشگوئی کے بعد سے ہی پادری ایسے مقدمات چلانے کی سازشیں کر رہے تھے۔ لیکن باوجود ان حالات کے کرنل ڈگلس کا عدل و انصاف کو قائم رکھتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بری قرار دینا ایک ایسی مثال ہے۔ جو دوسرے حکام کے لئے قابلِ تقلید نمونہ ہے:۔

عبد الحمید پر مقدمہ

ڈگلس کے فیصلہ کے دو سال بعد پھر عبد الحمید کو گرفتار کر کے جے آر ڈرمنڈ صاحب کی عدالت میں پیش کیا گیا۔ اور اس سے دریافت کیا گیا۔ کہ کیا تمہارا پہلا بیان صحیح ہے۔ یا کہ دوسرا جو تم نے بدل دیا ہے۔ اس نے جواب دیا کہ میرا دوسرا بیان صحیح ہے۔ مولوی شیر علی صاحب نے میری موجودگی میں ڈگلس صاحب سے دریافت کیا۔ کہ اگر وہ یہ کہہ دیتا۔ کہ میرا پہلا بیان صحیح ہے۔ تو پھر کیا ہوتا۔ انہوں نے جواب دیا۔ پھر نئے سرے سے مقدمہ چلایا جاتا:۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا ہے:۔

عذاب دیکھو کہ اس بندۂ درگاہ کی کیسی صفائی سے بریت ثابت ہوئی۔ ظاہر ہے کہ اس مقدمہ میں عبدالحمید کے لئے سخت مضر تھا۔ کہ اپنے پہلے بیان کو جھوٹا قرار دیتا کیونکہ اس سے یہ جرم عظیم ثابت ہوتا ہے۔ کہ اس نے دوسرے پر ناحق ترغیب قتل کا الزام لگایا۔ اور ایسا جھوٹ اس سزا کو چاہتا ہے۔ جو مرتکب اقدام قتل کی سزا ہوتی ہے۔ اگر وہ اپنے دوسرے بیان کو جھوٹا قرار دیتا۔ جس میں میری بریت ظاہر کی تھی۔ تو اس میں قانوناً سزا کم تھی۔ لہذا اس کے لئے مفید راہ یہی تھی۔ کہ وہ دوسرے بیان کو جھوٹا کہتا۔ مگر خدا نے اس کے مونہہ سے سچ نکلوا دیا۔ جس طرح زلیخا کے مونہہ سے حضرت یوسف کے مقابل پر اور ایک مفتری عورت کے مونہہ سے حضرت موسےٰ کے مقابل پر سچ نکل گیا تھا۔" (تریاق القلوب)

چیف جسٹس پنجاب ہائیکورٹ

پنجاب کے موجودہ چیف جسٹس آنریبل سر ڈگلس ینگ بھی جو ڈگلس خاندان میں سے ہیں۔ جس رنگ میں عدل و انصاف کے قائم کرنے کے لئے ساعی ہیں۔ وہ نہایت قابلِ تعریف ہے۔ اور تمام اہالیانِ صوبہ ان کی مساعی کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

تبلیغی پروپیگنڈا

مذکورہ بالا جلسہ کے اختتام پر میں نے احمدیوں کی ایک میٹنگ کی۔ جس میں ان سے دریافت کیا۔ کہ یہاں تبلیغ کے لئے کونسے طریقے اختیار کئے جا سکتے ہیں۔ مختلف طریقے تجویز کئے گئے۔ آئندہ اس امر پر بحث کی جائے گی۔ کہ موجودہ حالات میں ان طرق میں سے کونسے طریقے اختیار کئے جائیں۔ نومسلموں کی تعلیم و تربیت کے لئے بھی ایک سکیم تیار کی جا رہی ہے۔

روزے

یہاں ۱۳ر اپریل کو پہلا روزہ رکھا گیا۔ بعض کو زبانی اور بعض کو بذریعہ ٹیلیفون اطلاع دی گئی۔ مسٹر فیولنگ مبارک جو ایک مخلص جوشیلے احمدی نوجوان ہیں۔ انہوں نے روزہ کی افطاری ہمارے پاس آ کر کی۔ اور دوران ہفتہ میں اپنے بعض دوستوں کو تبلیغ بھی کی۔

دُعاء

درحقیقت یہاں کی تبلیغ اور پھر نومسلموں کی تعلیم و تربیت اور انہیں اسلام کے رنگ میں رنگین کرنا ایسا کام نہیں ہے۔ جس کے لئے انسانی کوششیں کافی ہوں۔ بلکہ یہ اللہ تعالےٰ کی تائید کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ اس لئے دعاؤں کی اشد ضرورت ہے۔ اور میں جماعت کے تمام دوستوں سے عاجزانہ درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنی نمازوں میں باالتزام یہاں اسلام کے پھیلنے کے لئے نیز ترجمۃ القرآن کی تکمیل اور اس کی اشاعت اور پھر اس کی مقبولیت کے لئے درد دل سے دعائیں کریں:۔ خاکسار جلال الدین شمس لنڈن

"مجاہد" کے دروغ کی تردید

۱۶ر فروری ۱۹۳۶ء کے "مجاہد" (صفحہ کالم ۱) میں میری نسبت کسی بشیر احمد صدر مجلس احرار پسرور ضلع سیالکوٹ کی طرف سے شائع کیا گیا ہے۔ کہ اللہ دتا ولد عبداللہ خاں نے مجھے (خاکسار) تبلیغ کی۔ جس کے نتیجہ میں میں نے احمدیت ترک کر کے بیعت توڑ دی۔ اللہ دتہ مذکور مجھ سے بحث کرتا رہا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اپنی گندی فطرت کے مطابق گندے اعتراضات کرتا رہا۔ جس کے جواب اس کو بطریق احسن دیئے گئے۔ جاتے ہوئے کتاب "برق احمدیت" جو کہ میں برادرم محمد ابراہیم صاحب احمدی مدرس مومن سے لایا تھا۔ ساتھ لے گیا۔ وعدہ تو یہ تھا۔ کہ جاتے ہوئے دے کر جاؤں گا۔ مگر تاحال کتاب واپس نہیں پہونچی۔ اور عرصہ تقریباً دو ماہ کا گزر رہا ہے۔ یہ توبہ ہے احرار کے مبلغین کا وعدہ اور اس کا ایفا۔

اگر اللہ دتا میری کوئی دستی تحریر ثابت کر دے۔ تو میں اس کو دس روپیہ بطور انعام دوں گا۔ ورنہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ ان لوگوں کو شرم نہیں آتی۔ اور سفید جھوٹ بولتے ہوئے ذرہ بھر بھی ندامت محسوس نہیں کرتے۔ میں خدا کے فضل سے بدستور سابق احمدی ہوں۔ بلکہ خاکسار نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے فرمان موجب ازدیاد ایمان کے مطابق علاقہ کبریاں ضلع ہوشیار پور میں تبلیغ کے واسطے ایام وقف کر کے تبلیغ بھی کی ہے۔ آج احرار کی گندی فطرت مجھے احمدیت سے برگشتہ نہیں کر سکتی۔ خاکسار غلام رسول مدرس مدرسہ کوٹ سردار سنگھ ضلع شیخوپورہ

احرار کے مبلغ لال حسین کو افریقہ بلانے والے مُسلمانوں کی انجمن کا سکرٹری احمدی ہو گیا

ذیل کا خط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پہونچا ہے:۔

سیدنا و مولانا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسلمین خلیفہ ثانی حضرت مسیح موعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ:۔

پس از سلام الاسلام مسنون و عارض ہوں۔ کہ خاکسار کا نام محمد عبدالغفور ہے۔ اور گذشتہ سال جب آپ کے نظام تبلیغ کے ماتحت شیخ مبارک احمد صاحب شرقی افریقہ تشریف لائے اور ان کے مقابلہ کے لئے مسلمانوں نے مولوی لال حسین صاحب اختر کو افریقہ بلایا۔ تو ان دنوں خاکسار اہل سنت والجماعت کی انجمن کا سکرٹری تھا۔ لال حسین صاحب کی آمد پر بڑا شور و غوغا مچا ظاہری نمائش کے مطابق ان کا استقبال کیا گیا۔ اور زمین و آسمان کا درمیانی خلا ان کی تعریف سے پُر کر دیا گیا۔ آخر کار جب لیکچروں کا بندوبست کیا گیا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ اختر صاحب سوائے طوطے کی رٹ کے کچھ نہیں جانتے۔

اس وقت تعصب کی پٹی آنکھوں پر بندھی تھی۔ مگر وہ اس طرح سرکنی شروع ہوئی۔ کہ جب اختر صاحب کو کوئی سوال کیا۔ تو فوری جواب ملا۔ کہ کیا احمدیوں سے ملاقات کی ہے۔ ان کی تعلیم کا اثر گفتگو سے مترشح ہوتا ہے۔ لوگوں نے منع کیا۔ کہ مولوی صاحب محتاط رہیئے۔ ایسا نہ ہو کہ یہ شخص آپ کے یہاں ہوتے ہوئے احمدی ہو جائے۔ آخر جب احمدیوں کے بائیکاٹ کا نقشہ شروع ہوا۔ تو بندہ نے صدر صاحب سے اجازت حاصل کر کے اپنی یہ رائے ظاہر کی کہ آغا خانی اور شیعہ وہابی وغیرہ وغیرہ کا بائیکاٹ بھی ہونا چاہیئے۔ اور اگر آپ بائیکاٹ کا سلسلہ شروع کریں گے۔ تو نصاریٰ۔ یہودی۔ اہل ہنود۔ سکھ پارسی سب کا کرنا ہو گا۔ پھر اختر صاحب تبلیغ کسے کریں گے۔ الٹے پاؤں انہیں ہندوستان جانا پڑے گا۔ اس پر بعض لوگوں نے جو کہ مینجنگ میٹنگ کے ممبر تھے۔ میری حمایت کی۔ اور کہا مولانا فی الحال یہ قدم اٹھانے کے لئے لوگ تیار نہیں۔ اس ناکامی سے جھلا کر مولوی صاحب مجھے نقصان پہونچانے کے درپے ہو گئے۔ اس وجہ سے ملازمت چھوڑنی پڑی۔ ایک خاندان میں میرا رشتہ قرار پا چکا تھا۔ اس سے دست بردار ہونا پڑا۔

بفضل خدا آج کل عدن میں مقیم ہوں۔ خدا کے فضل سے کام مل گیا ہے۔ آپ کی خدمت اقدس میں نیروبی سے ماہ جولائی میں میں نے خط ارسال خدمت کیا تھا۔ جو کہ صرف بیعت نامہ تھا۔ لیکن تا حال میرا نام کسی اخبار میں بھی نہیں نکلا۔ براہ مہربانی میری بیعت قبول فرمائیں۔ اور مشتہر کر دیں۔ مشکور ہوں گا:۔ خاکسار محمد عبدالغفور۔ افریقہ والا۔ حال وارد عدن

الفضل کی ترقی اشاعت کے لئے جدوجہد کا آغاز

دفتر الفضل نے مکرمی مولوی ظہور الحسن صاحب مولوی فاضل کی خدمات اس غرض کے لئے حاصل کی ہیں۔ کہ وہ بطور نمائندہ تمام جماعتوں میں خود جا کر احباب کو الفضل کی خریداری کے لئے تحریک کریں۔ مولوی صاحب موصوف قادیان سے روانہ ہو چکے ہیں۔ وہ پہلے صوبہ سرحد میں جائیں گے۔ جماعت کے تمام احباب سے بالعموم اور عہدیداروں سے بالخصوص درخواست ہے۔ کہ مولوی صاحب جہاں پہونچیں ان کے ساتھ تعاون کیا جائے۔ اور الفضل کی ترقی اشاعت میں ان کا ہاتھ بٹائیں۔ اپنے اپنے ہاں کے ایسے رواداد غیر احمدی احباب کا پتہ بھی ان کو دیں۔ جو الفضل خریدنا گوارا کر سکتے ہوں۔ اور اس امر کا تو خاص خیال رکھیں۔ کہ کوئی احمدی ایسا نہ رہ جائے۔ جو استطاعت رکھنے کے باوجود خریدار نہ ہو (مینیجر)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف

ایک اہلحدیث مولوی کے اعتراضات کے جواب

حال میں ایک مناظرہ جو ایک اہلحدیث مولوی احمد دین سے مولوی محمد نذیر صاحب مولوی فاضل مبلغ کا جھنگ شہر میں ہوا۔ اس کا ضروری خلاصہ اس لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔ کہ معلوم ہو سکے معترض کو بیہودہ اعتراضات کرنے میں کس قدر ناکامی ہوئی:

سوال نمبر ۱۔ مرزا صاحب نے جھوٹ بولا ہے۔ کہ مسیح ناصری کی قبر کشمیر میں ہے۔ اور وہ زمین میں مدفون ہوئے۔

جواب۔ واٰوینٰھما الیٰ ربوۃ ذات قرار ومعین۔ یہ قرآن کی آیت ہے۔ جس کا ترجمہ یہ ہے۔ کہ ہم نے حضرت عیسےٰ اور ان کی والدہ کو ایک ایسے اونچے ٹیلہ پر پناہ دی۔ جہاں امن کی جگہ تھی۔ اور پانی کے چشمے جاری تھے۔) اس سے ثابت ہے کہ یہ ملک کشمیر ہے۔ اگر یہ غلط ہے۔ تو میرا چیلنج ہے۔ کہ مولوی صاحب قرآن شریف سے صرف ایک آیت پیش کریں۔ جس سے حضرت عیسےٰ کا زندہ بجسدہ العنصری آسمان پر جانا ثابت ہو۔ یہ چیلنج بار بار دوہرایا گیا۔ مگر اس آیت کو رد کرنے کی یا کوئی اور آیت پیش کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔ پس یہ انتہائی ڈگری ہے۔ کہ خود ہی سوال اٹھا کر ملزم ہو گئے

سوال نمبر ۲۔ مرزا صاحب نے جھوٹ بولا ہے۔ کہ قرآن میں پلیگ کی بابت ذکر ہے۔

جواب۔ واذا وقع القول علیھم اخرجنا لھم دابۃ من الارض تکلمھم ان الناس کانوا بآیاتنا لا یوقنون۔ ترجمہ (جب ان پر حجت قائم ہوگی۔ تو ہم ان کے لئے ایک زمینی کیڑا نکالیں گے۔ جو ان کو کاٹے گا۔ کیونکہ لوگ ایمان نہیں لاتے تھے) پس یہ طاعون کا کیڑا ہے۔ جو زمین سے نکلتا ہے اس آیت پر اہلحدیث مناظر نے جرح سے گریز کرتے ہوئے ہمارے حق میں انتہائی ڈگری دے دی۔

سوال نمبر ۳۔ مرزا صاحب نے جھوٹ بولا کہ انجیل میں طاعون کا ذکر ہے۔ میرے دعوے کو توڑ کر رکھایا جائے:

جواب And it shall be the Plaque with which the Lord will Smite the People.

ترجمہ (اور یہ پلیگ ہے۔ جس کے ذریعہ خدا لوگوں پر عذاب نازل کرے گا) اس جواب کے سننے کے بعد اہلحدیث مولوی بہوت ہو گیا

سوال نمبر ۴۔ مرزا صاحب نے دعا کی تھی۔ کہ اے خدا اگر میں سچا ہوں۔ تو مجھے زندہ رکھ اور مولوی ثناء اللہ کو مار دے۔ ورنہ مجھے تباہ کر دے۔ ثناء اللہ سچا تھا وہ زندہ رہا۔

جواب۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مولوی ثناء اللہ صاحب کو مباہلہ کا چیلنج دیا تھا جیسا کہ وہ خود مانتا ہے۔ اور اپنی کتاب اعجاز احمدی میں لکھا تھا۔ کہ اگر مولوی ثناء اللہ صاحب اس فیصلہ پر رضامند ہوئے۔ کہ جھوٹا سچے کے سامنے مر جائے۔ تو وہ ضرور پہلے مریں گے۔ لیکن جب ان کو اس فیصلہ کے لئے بلایا گیا۔ تو انہوں نے لکھا "یہ تحریر مجھے تمہاری منظور نہیں اور نہ کوئی دانا اسے منظور کر سکتا ہے"۔ "خدا رسول تو رحیم کریم ہوتے ہیں۔ پس آپ کیوں میری ہلاکت کی دعا کرتے ہیں" وغیرہ وغیرہ۔ اس جواب کے بعد مولوی احمد دین صاحب نے پھر اس سوال کو نہیں چھوا۔ اور دوسرا مسئلہ چھیڑ دیا

سوال نمبر ۵۔ مرزا صاحب نے انا خیر من عیسیٰ کا دعوے کیا ہے۔ اور کہا ہے۔ "ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو اس سے بہتر غلام احمد ہے" یہ جملہ شیطان کا ہے۔ جو اس نے آدم کے مقابل پر کہا تھا۔

جواب۔ انا خیر کا لفظ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے استعمال نہیں کیا۔ ہاں بہتر کا لفظ بولا ہے۔ اگر یہ لفظ نعوذ باللہ شیطانی قول کے برابر ہو سکتا ہے۔ تو اس حدیث کا کیا مطلب ہوگا۔ انا افضل الانبیاء۔ ماھو جوابکم فھو جوابنا۔

سوال نمبر ۶۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انا افضل الانبیاء کے ساتھ لافخر فرمایا ہے

جواب۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی لکھا ہے۔ ھذا تحدیث نعمت اللّٰہ ولا فخر (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۳) اس سوال کو اہلحدیث مولوی نے نہ چھیڑا۔ یہ اس پر انتہائی ڈگری تھی کہ خود سوال پیدا کر کے لاجواب ہو گیا۔

سوال نمبر ۷۔ حضرت مرزا صاحب کی محمدی بیگم کے نکاح کی پیشگوئی پوری نہ ہوئی؟

جواب - درحقیقت یہ انذاری پیش گوئی احمد بیگ اور اس کے داماد کے متعلق چند شرائط سے مشروط تھی۔ جس کو مولوی صاحب عربی عبارت میں پڑھ گئے ہیں۔ مگر ترجمہ کرتے وقت عمداً چھوڑ گئے ہیں۔ اور شرط کا ذکر نہیں کیا۔ احمد بیگ روز نکاح سے ۶ ماہ بعد مطابق پیشگوئی مر گیا۔ اور سلطان محمد اس کا داماد ڈر گیا۔ اور اس کے رشتہ داروں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف دعا کے خطوط لکھے۔ اور آہ و زاری کی۔ اور اس نے اس رجوع سے فائدہ اٹھایا۔ خدا نے اس کو زندہ رکھا۔ جب لوگوں نے اعتراض کیا کہ سلطان محمد میعاد کے اندر نہیں مرا۔ تو حضرت مرزا صاحب نے لکھا:۔

"ضرور تھا۔ کہ یہ وعید کی موت اس سے تھمی رہے۔ جب تک وہ گھڑی آ جائے۔ کہ اس کو بیباک کر دیوے"

"فیصلہ تو آسان ہے۔ مرزا سلطان محمد سے تکذیب کا اشتہار دلاؤ۔ اور خدا کی قدرت کا جلوہ دیکھو"

اس پر مولوی احمد الدین صاحب نے کہا۔ کہ سلطان محمد تکذیب کا اشتہار کیوں لکھتا:

سوال نمبر ۸۔ مرزا صاحب کے بعض الہامات مضحکہ خیز اور واہیات ہیں؟

جواب:۔ آپ نے الہامات کے معانی اپنی طرف سے غلط کر کے ان پر تمسخر اڑایا ہے حالانکہ قاعدہ یہ ہے۔ کہ الہامات کے وہی معنی قبول کئے جاتے ہیں۔ جو ملہم یا اس کے ماننے والے کرتے ہیں۔ اگر یہ غلط ہے۔ تو گویا آپ ان معانی کو صحیح تسلیم کرنے کے لئے تیار ہیں۔ جو آریہ یا عیسائی صاحبان قرآن شریف کے کرتے ہیں۔ اور حضرت زینب اور دیگر مسئلوں کے متعلق لغو اعتراض کرتے ہیں۔ پس صاف بات یہی ہے۔ کہ وہی معنی قرآن شریف کے مستند ہیں۔ جو کہ مسلمان کیا کرتے ہیں۔ نہ کہ وہ جو غیر مسلم کرتے ہیں۔ پس بعینہٖ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات کے وہی معنی مستند ہیں۔ جو آپ نے کئے۔ یا آپ کے ماننے والوں نے کئے۔ اور ان معنوں کی رُو سے ان الہامات پر کوئی اعتراض وارد نہیں ہو سکتا۔ مولوی احمد الدین صاحب نے اس اصول کے رد میں کچھ نہ کہا۔ اور ہر ایک الہام کے معنی بھی سمجھائے گئے:

سوال نمبر ۹۔ مرزا صاحب نے لکھا ہے۔ کہ عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔ اور اُن کے معجزات از قسم شعبدہ بازی تھے؟

جواب۔ اگر ان الزامی جوابات سے جو عیسائیوں کی مسلمہ کتب سے دیئے گئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر کفر کا الزام آتا ہے۔ تو آپ مندرجہ ذیل اصحاب کے متعلق کیا فتوے دیں گے۔ جو آپ کے بزرگ ترین علماء میں سے ہیں۔ جنہوں نے عیسائیوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بڑھ کر سخت الزامی جوابات دیئے۔ پس جو بات آپ کے علماء کے لئے جائز ہے۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے کیوں ناجائز ہو۔ ان مولوی صاحبان کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں:۔

مولوی آل حسن صاحب۔ مولوی رحمت اللہ صاحب مہاجر مکی۔

"حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا معجزہ احیائے میت کا بعضے بھان متی کیا کرتے ہیں۔ کہ ایک آدمی کا سر کاٹ ڈالا۔ اور بعد اس کے سب کے سامنے دھڑ سے ملا کر کہا۔ اُٹھ کھڑا ہو۔ وہ اٹھ کھڑا ہوا" استفسار صفحہ ۳۴۰

"آنجناب شراب ہم سے نوشیدند" (ازالہ اوہام صفحہ ۲۱)

اس پر صدر جلسہ نے ہمارے مبلغ سے کہا کہ ہمیں کتابیں دکھاؤ۔ حالانکہ کتابیں طلب کرنے کا حق مولوی احمد الدین صاحب کو تھا نہ کہ صاحب صدر کو۔ اس کے بعد صاحب صدر نے شور ڈال دیا۔ کہ اب وقت ختم ہو گیا ہے۔ اور نماز کا وقت قریب ہے۔ اور بحث کو فوراً ختم کر دیا گیا:

ہم منصف ناظرین سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ خوف خدا کو مدنظر رکھ کر اندازہ لگائیں۔ جو سوالات و جوابات ہم نے پیش کئے ہیں۔ وہی بوقت بحث پیش ہوئے تھے۔ یا ہماری طرف سے غلط بیانی کی گئی ہے

سر فضل حسین کی اتحاد پارٹی کے مخالفین

اتحاد پارٹی کے مخالف اخبار "احسان" کا تبصرہ

ہم لکھ چکے ہیں۔ کہ اتحاد پارٹی کی صفوں پر ان ترقی خواہ عناصر کی طرف سے بھی حملہ کیا جائے گا جو اس پارٹی کے پروگرام کو محافظہ کارانہ Conservative سمجھتے ہیں۔ یا صوبہ کی ضروریات کے پیش نظر ناکافی خیال کرتے ہیں۔ یا جن کو اتحاد پارٹی اور اس کے ارباب عمل: عقد پر یہ اعتماد نہیں ہے کہ وہ اپنے انتخابی اعلانات کے وعدوں کو کبھی شرمندہ تکمیل کریں گے چنانچہ اس سلسلہ میں مجلس احرار اسلام مقابلہ کے عزم کا اعلان کر چکی ہے۔ اور اتحاد ملت کے قاید اعظم مولانا ظفر علی خان بھی اتحاد پارٹی کے مقابلہ میں ترقی خواہ مسلمانوں کے ایک گروہ کو منظم کرنے کا خیال ظاہر کر چکے ہیں۔ تیسرا گروہ جو مترقیانہ زاویہ نگاہ سے اتحاد پارٹی کا مقابلہ کرے گا۔ کانگریس پارٹی ہے۔ جس کے ٹکٹ پر ہندو سکھ اور مسلمان سب قوموں کے افراد معرکہ انتخاب میں حصہ لے سکتے ہیں۔ چوتھا گروہ جس کے اس مقصد کے لئے منظم ہونے کے امکانات پائے جاتے ہیں۔ مسلم لیگ والوں کا ہے لیکن جیسا کہ ہم کسی سابقہ اشاعت میں لکھ چکے ہیں۔ ان احزاب کے دائرہ ہائے اثر و رسوخ بہت محدود اور ان کے پروگرام سر دست غیر معین اور غیر واضح ہیں۔ اس کے علاوہ سب سے بڑی بدقسمتی یہ ہے۔ کہ ان مختلف گروہوں میں انداز نظر کی یک جہتی اور مقاصد و عزائم کی ہم رنگی کے باوجود اتحاد و اشتراک عمل کی روح مفقود نظر آتی ہے۔ ڈاکٹر شیخ محمد عالم اپنے چار دوستوں کو ساتھ لے کر اکھاڑے میں الگ کھڑے للکار للکار کر کہہ رہے ہیں۔ کہ میرے سوا ترقی خواہ عناصر کی قیادت کا حق دار اور کوئی نہیں۔ دوسری جانب چودھری افضل حق بالقابہ چند ہنگامہ باز لیکن بے دماغ مولویوں کو ساتھ لے کر یہ سمجھے بیٹھے ہیں۔ کہ اپنے وقت کا مصطفیٰ کمال فقط میں ہوں۔ لہٰذا پنجاب کے ترقی خواہ عناصر کو اسی شرط پر زندہ رہنے کا حق دیا جا سکتا ہے۔ جب وہ مجلس احرار کی یعنی چودھری افضل حق کی قیادت تسلیم کر لیں۔ مولانا ظفر علی خان تمام خوبیوں کے باوجود زندگی بھر اس قابل نہیں ہو سکے کہ کسی مستقل سیاسی جماعت کو منظم کر سکیں۔ پنجاب کے ہندو کانگرسی زعما کو کبھی یہ توفیق نصیب نہیں ہوئی۔ کہ مسلمانوں کے صحیح ترقی خواہ عنصر کے ساتھ اشتراک عمل کر سکیں۔ ان کی کوشش ہمیشہ یہ رہی ہے۔ کہ پروفیسر عبدالمجید ایسے مجہول الاحوال اشخاص کو ساتھ لے کر یہ ظاہر کرنے پر اکتفا کریں۔ کہ پنجاب کے بعض مسلمان بھی ان کے مہاسبھایانہ اعمال و عواطف پر صاد کرتے ہیں۔ کانگرسی مسلمانوں میں سے ڈاکٹر شیخ محمد عالم کسی دوسرے ذی اثر شخص کو برداشت کرنے کے لئے طیار نہیں۔ اور مولانا عبدالقادر قصوری کا یہ حال ہے۔ کہ وہ کام کرنے والوں کی نسبت باتیں بنانے والوں کی طرف جھک جاتے اور اکثر دھوکا کھا جاتے ہیں۔ ڈاکٹر سیف الدین کچلو بھی مولانا ظفر علی خان کی طرح کسی حزب کی تنظیم میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ غرض پنجاب کے ترقی خواہ عناصر منتشر و پراگندہ حالت میں پڑے ایسی الوالعزم شخصیت کا انتظار کر رہے ہیں۔ جو ان سب کو ایک علم کے نیچے لا کر عامل وحدت بن سکتا ہو۔ اتحاد پارٹی کو میاں سر فضل حسین کی ذات میں ایسا قائد مل گیا جس نے اس پارٹی کے متخالف و متصادم اجزا کو ایک ہی قطار میں کھڑا کر دیا۔ لیکن دوسری طرف پنجاب میں ہمیں کوئی ایسی زبردست شخصیت نظر نہیں آتی۔ جسے یکساں مقاصد رکھنے والے ترقی خواہ عناصر کے مابین رابطۂ اتحاد مضبوط کر دینے کی صلاحیت مبدأ فیاض سے ارزانی ہوئی ہو۔ یہی وجہ ہے کہ پنجاب کے ترقی خواہ عناصر آج تک اتحاد پارٹی کے معتدل پروگرام کے مقابلہ میں کوئی زیادہ تغیر آفریں لائحہ عمل پیش نہیں کر سکے۔ اور اتحاد پارٹی کے قائد میاں سر فضل حسین کے مقابلہ میں کسی ایسی شخصیت کو نہیں لا سکے۔ جو اسی تیقن کے ساتھ پنجاب کی تقدیر کو بنا لینے کا عزم لے کر اٹھتی اور اہل پنجاب کی صحیح راہنمائی کر سکتی۔

اس افسوسناک صورت حال کے پیش نظر سر دست یہ توقع نہیں کی جا سکتی۔ کہ ترقی خواہ عناصر متحد و مجتمع ہو کر اتحاد پارٹی کی محافظہ کاری کے قلعہ پر دھاوا بول سکیں گے۔ بلکہ ہمیں اندیشہ ہے۔ کہ ان احزاب کی قوتیں بعض مقامات پر آپس ہی میں متصادم ہوتی نظر آئیں گی۔ لہٰذا اتحاد پارٹی کے مقابلہ میں ان احزاب کی منتشر و متفرق کوششیں محض جزئی کامیابیاں حاصل کر سکیں گی۔ اور جب ان پارٹیوں کے نمائندے اسمبلی کے ایوان میں براجمان ہوں گے تو اپنی ناقابل ذکر اقلیت کے باعث اپنے کو کسی مصرف کا نہیں پائیں گے۔ کیونکہ اتحاد پارٹی کی حکومت کو شکست دینے کے لئے اول تو وہ مہاسبھائیوں کے رجعت خواہانہ گروہ کے ساتھ مل ہی نہیں سکتے۔ بفرض محال اگر وہ مل بھی گئے۔ تو اتحاد پارٹی کی وزارت کو شکست دینے کے بعد وہ اپنے کو اس قابل نہیں پائیں گے۔ کہ مہاسبھائی گروہ کو کسی ایسے پروگرام پر چلنے کے لئے آمادہ کر سکیں۔ جو ان کے اصول کے مطابق اور صوبہ کے مفی دکیلئے ضروری ہو۔ (۳۰ اپریل)

زمیندار کے مایہ ناز "محقق" کی صریح کذب بیانی

"زمیندار" ۲۱ اپریل میری نظر سے گذرا۔ جس میں میرے لڑکے غلام محمد کی طرف سے بذریعہ ایک نام نہاد انجمن "تبلیغ الاسلام گنج" احمدیت سے بیزاری کا اعلان شائع کرایا گیا ہے۔ یہ دیکھ کر میری حیرت کی کوئی حد نہ رہی۔ کہ ہمارے مخالف ہماری مخالفت میں کس قدر حیا سوز حرکات کے مرتکب ہو رہے ہیں۔

اصل حال یہ ہے۔ کہ غلام محمد مذکور اٹھارہ سال کی عمر میں اپنی بدکرداری کی وجہ سے گھر سے نکال دیا تھا۔ دو تین سال آوارہ پھرتا رہا۔ تین سال مجھے بعض رشتہ داروں کی طرف سے مجبور کیا گیا۔ کہ اس کی حالت پر رحم کر کے گھر آنے کی اجازت دی جائے۔ سو بعہد نیک چلنی گھر آنے کی اجازت دے دی گئی۔ تقریباً سوا سال کا عرصہ ہوا۔ کہ غلام محمد نے پھر علانیہ طور پر بدکاری شروع کر دی۔ اور ایک نا گفتہ عورت سے ناجائز تعلق پیدا کر لیا۔ ابھی تک وہ اسی فاحشہ عورت کے پاس رہتا ہے اور نام نہاد "انجمن تبلیغ الاسلام گنج" کے اخلاقی معیار اور دستور العمل کا صحیح آئینہ پیش کر رہا ہے بس اس بدکاری کا یقینی علم ہو جانے پر میں نے اسے گھر سے نکال دیا اور اپنی منقولہ اور غیر منقولہ جائداد سے بے دخل کر دیا۔ جماعت احمدیہ گنج نے بھی اسی وقت سے اس کے ساتھ قطع تعلق کر رکھا ہے۔ اس کا یہ لکھوانا کہ "میں چھ سال سے مرزائیت کے فریب میں پھنسا ہوا تھا اور انجمن تبلیغ الاسلام کے ارکان سے تبادلہ خیالات کے بعد مجھے معلوم ہوا ہے کہ یہ عقائد کفریہ ہیں" ایک شرمناک جھوٹ ہے۔ وہ تو بالکل ناخواندہ۔ ناشائستہ اور دین سے بالکل کورا ہے اپنا نام تک لکھنا نہیں جانتا سوائے انجمن مذکور کے جو چند افراد پر مشتمل ہے کوئی باغیرت اور معزز آدمی اس سے کلام تک نہیں کرتا۔ ایسے بدکار "محقق" "انجمن تبلیغ الاسلام گنج" کو ہی مبارک ہوں کند ہم جنس با ہم جنس پرواز کے مطابق اور سلسلہ عالیہ احمدیہ ایسے لوگوں سے پاک ہے۔

چوہدری حسین علی سابق علاقہ مجسٹریٹ بٹالہ

اور

شیخ صالح محمد سابق سب انسپکٹر بٹالہ کے خلاف گیارہ ہزار روپیہ ہرجانہ کا دعویٰ

(۳)

لاہور ۲۸ اپریل - آج لالہ ملکھراج بھاٹیہ سب جج درجہ اول نے رائے بہادر لالہ رام سرن داس کی طرف سے چوہدری حسین علی مجسٹریٹ درجہ اول و شیخ صالح محمد سب انسپکٹر انچارج تھانہ نئی انارکلی کے خلاف دائر کردہ گیارہ ہزار روپے کے ہرجانہ کے دیوانی دعویٰ کی مزید سماعت کی - ہر دو مدعا علیہم چوہدری حسین علی مجسٹریٹ و شیخ صالح محمد سب انسپکٹر بذات خود عدالت میں موجود تھے۔

ریڈر کی شہادت

لالہ اچھرو رام ریڈر عدالت ڈپٹی کمشنر گورداسپور نے بیان کیا - کہ ما ہ مئی جون میں میں چوہدری حسین علی مجسٹریٹ کی عدالت واقع بٹالہ میں ریڈر تھا - ۱۶ مئی کا حکم جس کے ذریعہ ملزم کو بلایا گیا تھا - وہ میرے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے اس پر مجسٹریٹ کے دستخط موجود نہیں ہیں - ۲۰ جون کا حکم جس میں رائے بہادر کے ضمانتی وارنٹ جاری کئے گئے تھے - میرے ہاتھ کا نہیں ہے شاید یہ حکم نائب کورٹ نے لکھا ہو - چونکہ چوہدری صاحب کی عدالت میں چالیس پچاس مقدمات پنڈنگ تھے - اس لئے انہوں نے حکم دے رکھا تھا - کہ تمام مقدمات میں ملزمان کے خلاف ضمانتی وارنٹ جاری کئے جائیں - رائے بہادر کے مقدمہ کی فائل غلطی سے پرانے مقدمات والے بنڈل میں شامل کردی گئی تھی - یہ فائل میں نے نائب کورٹ کو دی تھی - اور عدالت کے حکم سے دی تھی - رائے بہادر کی فائل پر یہ نہیں دیکھا گیا تھا - کہ آیا ان پر سمنوں کی تعمیل ہوئی تھی یا نہیں - میں نے مجسٹریٹ کے دستخط فائل دیتے وقت نہیں لئے تھے - جب یہ حکم دیا گیا تھا تو مجسٹریٹ صاحب جوڈیشل کام کرنے میں مصروف تھے - میں نہیں کہہ سکتا کہ مجسٹریٹ نے حکم پڑھا تھا یا نہیں - جب انہوں نے دستخط کئے تھے - ۱۸ جون کا حکم میرے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے - اور مجسٹریٹ صاحب نے اس پر بھی دستخط کئے تھے۔ جمانہ جزادہ

غلام حسین چوہدری حسین علی صاحب سے پہلے مجسٹریٹ تھے - اور ان کو موٹروں کے مقدمات کی سرسری سماعت کرنے کے اختیارات تھے چوہدری حسین علی کے چارج لینے سے پہلے رائے بہادر کے خلاف مقدمہ چل رہا تھا - رائے بہادر کے خلاف پہلے ہی سمن جاری ہو چکے تھے ۲۰ جولائی کو شیخ صالح محمد سب انسپکٹر گورداسپور میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں رائے بہادر لالہ رام سرن داس کے خلاف مقدمہ میں شہادت کے لئے گئے تھے - ۱۰ مارچ کو شیخ صالح محمد سب انسپکٹر ڈیوٹی (Holiday) پر گئے تھے - اور شام کو واپس آئے تھے - گیارہ مارچ کے روزنامچہ میں درج ہے - کار ۲۱۲۱ کا چالان کیا جائے - اور اس روز کار ۲۱۲۱ کا چالان کیا گیا تھا۔

کورٹ سب انسپکٹر کی شہادت

چوہدری گنڈا سنگھ کورٹ سب انسپکٹر گورداسپور نے بیان کیا - کہ ۱۲ مئی کو رائے بہادر کے مقدمہ کی فائل پر جو حکم ہے وہ میرے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے - شیخ صالح محمد نے ۲۱۲۱ کار کے خلاف رپورٹ کی تھی - اور چالان کیا تھا - لیکن چونکہ کار کے ڈرائیور یا مالک کا نام درج نہیں تھا - اس لئے کار ۲۱۲۱ کے مالک کا نام دریافت کرنے کے لئے لاہور حکم بھیجا گیا تھا - اور وہاں سے معلوم ہوا تھا کہ کار ۲۱۲۱ کے مالک رائے بہادر لالہ رام سرن داس ہیں ۱۶ مئی کے حکم کی بابت مجھے علم نہیں ہے۔

س:- کیا آپ نے کار ۲۱۲۱ کے ڈرائیور کے نام کا پتہ لگانے کی کوشش کی۔

ج:- نہیں - استغاثہ برخلاف مالک کار ۲۱۲۱ تھا - مزید میری یہ ڈیوٹی نہیں تھی کہ میں ڈرائیور کے نام کا پتہ کروں - سپرنٹنڈنٹ پولیس نے کبھی میرے نام حکم نہیں بھیجا - کہ میں رائے بہادر کے خلاف مقدمہ واپس لے لوں مجھے علم نہیں - کہ سب انسپکٹر کی طرف سے مقدمہ واپس لینے کا حکم آیا تھا یا نہیں - مجھے یاد نہیں کہ میں ۲۰ جون کو عدالت میں موجود تھا یا نہیں

س - چوہدری حسین علی مجسٹریٹ نے علی وال میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور سے رائے بہادر کے مقدمہ کی بابت آپ کی موجودگی میں کیا کہا تھا۔

ج :- علی وال میں چوہدری حسین علی نے ڈپٹی کمشنر سے کہا تھا - کہ ان سے غلطی سے رائے بہادر لالہ رام سرن داس کے نام کام کی زیادتی کی وجہ سے وارنٹ گرفتاری جاری ہو گئے ہیں - اور وہ معافی مانگنے کے لئے تیار ہیں۔

لالہ رتن چند چاولہ ایڈووکیٹ رائے بہادر رام سرن داس نے چوہدری حسین علی مجسٹریٹ سے بھی اس کی موجودگی میں کہا تھا کہ رائے بہادر رام سرن داس ضمانت پر ہیں - اس لئے ان کو ڈسچارج کرنے کا حکم دیا جائے - مجسٹریٹ صاحب نے کہا تھا - کہ جج نے مقدمہ کا فیصلہ کر دیا ہے - اس لئے اب میں مقدمہ میں کچھ نہیں کر سکتا - مجھے یاد نہیں کہ آیا مجسٹریٹ نے کہا تھا یا نہیں کہ میں حکم پاس نہیں کر سکتا۔

س - کیا آپ کو یاد ہے کہ کبھی آپ کی موجودگی میں چوہدری حسین علی مجسٹریٹ اور لالہ رتن چند وکیل کے درمیان بات چیت ہوئی تھی - جس میں چوہدری حسین علی نے لالہ رتن چند چاولہ ایڈووکیٹ سے کہا ہو - کہ وہ رائے بہادر سے کہیں - کہ وہ کوئی دیوانی مقدمہ عدالت میں دائر نہ کریں۔

ج :- اس قسم کی بات چیت تو ہوئی تھی - لیکن میں یہ نہیں پورے طور پر کہہ سکتا - کہ بات چیت کیا ہوئی تھی۔

بجواب جرح رائے بہادر پنڈت جوالا پرشاد سرکاری وکیل گواہ نے کہا - کہ یہ بالکل غلط ہے - کہ مجھ پر رائے بہادر رام سرن داس نے ہتک عزت کے سلسلہ میں نوٹس کی تعمیل کرائی تھی - مجھے کبھی علم نہیں ہوا - کہ رائے بہادر رام سرن داس نے مجھ پر مقدمہ چلانے کے لئے حکومت کے پاس کوئی میموریل بھیجا تھا - یا نہیں - جو میموریل حکومت کے پاس رائے بہادر نے بھیجا تھا - اس میں میرے خلاف بھی لکھا تھا - جب رائے بہادر کا مقدمہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے روبرو پیش ہوا - تو میں عدالت میں موجود نہیں تھا - جب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے چوہدری حسین علی سے کہا تھا - کہ رائے بہادر لالہ رام سرن داس کے وارنٹ ان کی غلطی سے جاری ہو گئے ہیں - تو میں بھی وہاں موجود تھا - اس کے بعد ایک دفعہ میں اور چوہدری حسین علی مجسٹریٹ بھی بات چیت کر رہے تھے - جب کہ ایک دو اور آدمی عدالت میں موجود تھے - جس آدمی کی موجودگی میں بات چیت ہوئی تھی - وہ بٹالہ کا رہنے والا ہے - اور ہندو ہے۔

زاں بعد مقدمہ لنچ کے لئے ملتوی ہوا لنچ کے بعد بھی گواہ کی شہادت جاری رہی جس میں اس نے بیان کیا - کہ میری چوہدری حسین علی مجسٹریٹ سے کوئی دشمنی نہ تھی - اس کے بعد مہر سنگھ محرر تھانہ جیزنگ کراس کی شہادت ہوئی - چونکہ رائے بہادر پنڈت جوالا پرشاد سرکاری وکیل نے عدالت میں بیان دیا - کہ میں یہ تسلیم کرتا ہوں - کہ ۱۰ مارچ کو رائے بہادر رام سرن داس لاہور ہی میں تھے اس لئے لالہ شام لال رائے بہادر لالہ رام سرن داس کے مختار عام کو چھوڑ دیا گیا - زاں بعد مقدمہ ملتوی ہوا۔

ایک جھوٹی شکایت کی تردید

سنا گیا ہے - کہ موضع ہرپورہ کے کسی غیر مالک نے ہمارے پٹواری کے برخلاف ایک درخواست بدیں مضمون دی ہے - کہ پٹواری نے بلا لائسنس بندوق رکھ کر مور کا شکار کیا ہے - یہ سراسر غلط اور جھوٹ ہے - درحقیقت مفتی فضل الرحمن صاحب نے جن کا تعلق ہم سے عرصہ بارہ تیرہ سال سے ہے امسال بھی اپنی بندوق سے مورنی کا شکار کیا - اور ہم نے خود اپنے باغ سے کرایا کیونکہ یہ پرندہ ہماری فصل عام طور پر تباہ کر دیتا ہے - پٹواری کو اس امر کی مطلق خبر نہیں ہے - اور نہ ہی پٹواری بندوق چلانا جانتا ہے - درخواست دہندہ خود شرارتی ہے

العبد:- اندر سنگھ نمبردار ساکن ہرپورہ

تصحیح

میری وصیت جو الفضل ۲۳ اپریل میں شائع ہوئی ہے - اس میں میری سکونت بنگہ چھپی ہے - مگر سکونت بنگہ تحصیل نکودر ہے

خاکسار:- نور محمد بی - اے - بی - ٹی

واپسی قرضہ ساٹھ ہزار

افسوس ہے۔ کہ اس مد میں جو روپیہ جنوری ۱۹۳۶ء سے لے کر آخر مارچ ۳۶ء تک واپس کیا گیا۔ اور جس کی مقدار تین ہزار چھ سو ہے اس کی واپسی کا اعلان ماہ بماہ نہیں کیا جاتا رہا۔ جن احباب کو یہ روپیہ دیا گیا ہے۔ ان کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں۔

فرزند علی ناظر امور عامہ قادیان

ملک صاحب خان صاحب نون منظفر گڑھ
روشن دین صاحب زرگر پنڈی چری ضلع شیخوپورہ
شیخ احمد اللہ صاحب قادیان
" عبدالمالک صاحب امرتسر
" اللہ بخش صاحب پشاور
" نورالدین صاحب تاجر قادیان
میاں محمد صدیق صاحب محمد یوسف صاحب کلکتہ
سیٹھ محبوب علی صاحب حیدرآباد (دکن)
" میر احمد علی صاحب "
محمد اعظم معین الدین صاحب "
سیٹھ محمد غوث صاحب "
بابو محمد شفیع صاحب نوشہرہ چھاؤنی
بابو محمد جمیل صاحب ڈوڈوما افریقہ
ڈاکٹر کریم الدین صاحب دولت نگر ضلع گجرات
میر مہدی حسین صاحب احمدیہ فرنیچر سٹور دہلی
میر افضل علی صاحب پشاور
میر کلیم اللہ صاحب سیل کنز یکٹر شیخوگڑھ
ملک خدا بخش صاحب لاہور
میاں عبدالغنی صاحب لاہور
بابو اکبر علی صاحب کوہاٹ
بابو عبدالرؤف صاحب راولپنڈی
صوفی علی محمد صاحب لاہور چھاؤنی
امۃ الرحیم صاحبہ بنت ڈاکٹر بدرالدین احمد صاحب

انگریزی کتب کی رعایتی قیمت کا اعلان

دوکان بک ڈپو قادیان (زیر انتظام صیغہ تالیف و تصنیف) کو مندرجہ ذیل انگریزی کتابوں کے متعلق بعض احباب جماعت کو شکائت تھی۔ کہ ان کی قیمتیں زیادہ ہیں۔ نظارت نے حالات معلوم کئے ہیں۔ اور بک ڈپو سے کتب منگوا کر دیکھی ہیں۔ نیز اس بات کا خیال کرتے ہوئے کہ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے۔ کہ کتابوں کی قیمتیں عموماً کم ہونی چاہئیں۔ آئندہ کے لئے نظارت ہذا نے مندرجہ ذیل انگریزی کتابوں کی قیمتوں میں مناسب کمی کر دی ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ آپ خود بھی اس کمی سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں۔ اور دوسرے دوستوں کو بھی تحریک کریں۔

نام کتاب	سابقہ قیمت	کمی جسقدر کی گئی	موجودہ قیمت
احمدیت یعنی حقیقی اسلام مجلد (انگریزی)	سے	عہ	عا۸/
تحفہ پرنس آف ویلز " "	عا۸/	عہ	عہ
احمد سوانح " "	عا	عہ۴/	۱۲/
تعلیم المسیح " "	عہ	۸/	۸/
کیریکٹر سکیچ " "	عہ	۸/	۸/
جواب سپلٹ " "	سے	عا	عہ
احمدیہ موومنٹ " "	عہ۴/	۱۲/	۱۲/
پارہ اول اعلیٰ قسم " "	ھ	سے۸/	عہ۴/
پارہ اول غیر مجلد " "	عا	عہ۴/	۸/

ناظر تالیف و تصنیف قادیان

حضور نظام سے مسلمانان دہلی کی عقیدت کا اظہار

۲۷ اپریل ۱۹۳۶ء کو سنہری مسجد دہلی میں مولانا نسیم احمد صاحب چشتی امام سنہری مسجد کی صدارت میں ایک جلسہ ہوا۔ جس میں حسب ذیل علماء مشائخ و اکابر بھی عام حاضرین کے ہجوم میں لتھے پڑتا۔ حاجی نثار الدین صاحب چشتی فخری سجادہ نشین خانقاہ فخریہ دہلی۔ سید عبدالغنی صاحب جعفری کلیمی سجادہ نشین درگاہ حضرت شیخ کلیم اللہ جہان آبادی۔ مولانا مسعود احمد صاحب چشتی خلف حضرت مولانا شاہ کرامت اللہ خانصاحب دہلی۔ خواجہ حسن نظامی صاحب دہلی۔ مولانا سید ناصر جلالی صاحب دہلی۔ مولانا عبدالحفیظ صاحب ساکن آنولہ بریلی۔ حافظ سید عزیز حسن صاحب بقائی۔ ایڈیٹر رسالہ پیشوا دہلی۔ ملا محمد واحدی صاحب ایڈیٹر نظام المشائخ و میونسپل کمشنر دہلی۔ غزالی خان صاحب مدیر رسالہ مولوی دہلی۔ محمد اسمٰعیل صاحب غوری دہلی۔ محمد مرزا صاحب ایڈیٹر روزانہ اخبار اقدام دہلی۔ محمد سلطان صاحب شاہ گنج دہلی۔ مولانا حافظ سید جمیل احمد صاحب دہلی۔ منشی محمد صدیق صاحب دہلی۔ شیخ عطاء الرحمٰن صاحب خلف خان بہادر حاجی محمد یوسف صاحب پائی والہ رئیس دہلی

خواجہ حسن نظامی صاحب نے صدارت کی تحریک پیش کی۔ اور تمام حاضرین کی تائید سے مولانا سید نسیم احمد صاحب صدر منتخب ہوئے۔ اس کے بعد خواجہ حسن نظامی صاحب نے سنہری مسجد کی تاریخ بیان کی۔ اس کے بعد خواجہ صاحب نے ایک قرارداد پیش کی۔ جس کی مولانا مسعود احمد صاحب اور محمد مرزا صاحب اور بقائی صاحب اور حاجی میاں صاحب اور کلیمی صاحب اور واحدی صاحب۔ اور غزالی خان صاحب اور مولانا سید ناصر جلالی صاحب نے تائید کی۔ اور بالاتفاق منظور ہوئی۔ خواجہ صاحب کی قرارداد یہ ہے۔ مسلمانان دہلی کا یہ جلسہ جس میں دہلی کے علماء و مشائخ و ایڈیٹران و اکابر شریک ہیں۔ اعلیٰحضرت حضور نظام اور ان کے اجداد اور ان کے ملک کے ساتھ اظہار محبت و تعلق و احسان مندی و شکر گزاری کرتا ہے۔ اس بنا پر کہ ان کے جد اعلیٰ آصف جاہ اول نظام الملک بہادر دہلی کے باشندے تھے۔ اور جامع مسجد دہلی کے سامنے کٹرہ نظام الملک میں رہتے تھے۔ اور انہوں نے نادر شاہ ایرانی کے قتل عام میں اپنی جان خطرہ میں ڈالکر اسی سنہری مسجد میں نادر شاہ سے ملاقات کر کے قتل عام رکوایا تھا۔ اور ان کی اولاد خصوصاً موجود حضور نظام نے دہلی اور تمام ہندوستان بلکہ پوری اسلامی دنیا اور کل بنی نوع انسان کی ہر قسم کی امداد میں حصہ لیا۔ اور لے رہے ہیں۔

یہ جلسہ اس تقریر سے اظہار بے تعلقی کرتا ہے جو دہلی میں مولوی عطاء اللہ بخاری نے اعلیٰ حضرت کے خلاف کی۔ اور اعلیٰحضرت اور ان کی سلطنت کو یقین دلاتا ہے۔ کہ پایہ تخت دہلی کے سب مسلمان اور تمام ہندوستانی آصف جاہ ہفتم پر دلی اعتماد رکھتے ہیں اور مذکورہ دغیر ذمہ وارانہ تقریروں کو ملک کی عام رائے کے خلاف تصور کرتے ہیں۔ (نامہ نگار)

الطبیب کی اشاعت خاص

اگر آپ جنسی معلومات کے متعلق بہترین واقفیت حاصل کرنا چاہیں۔ تو سرزمین ہند کے مشہور بلند پایہ۔ اور بہترین طبی رسالہ "الطبیب" کی اشاعت خاص موسومہ

معلومات و تجربات باہیہ

ایک روپیہ کا منی آرڈر بھیج کر ضرور منگا لیجئے۔ کیونکہ انتخاب زوج تشریح ذکی الغف اعضاء تناسل ادویہ و اغذیہ باہیہ صدری نسخہ جات اور مسراری تجربات اور اس موضوع پر بیش قیمت اور مفید معلومات اس میں درج ہیں۔ وہ آپ کو کسی دوسری کتاب میں نہ ملیں گی۔ حجم ۱۶۰ صفحات علاوہ تصاویر۔

الطبیب لاہور کی نسبت ماہرین فن کا فیصلہ ہے۔ کہ یہ سرزمین ہند کا بہترین طبی رسالہ ہے جو طبیب غیر طبیب سب کے لئے یکساں مفید ہے چندہ سالانہ صرف دو روپے۔ نمونے کا پرچہ حتی الامکان مفت۔

ملنے کا پتہ:۔

مینجر رسالہ الطبیب برکت علی خان روڈ بیرون موچی دروازہ۔ لاہور

تپ دق

دق کی بیماری پھیپھڑے کی ہو یا آنتوں کی ابتدائی درجہ ہو یا آخری سٹیج میں کسی حال میں بھی مایوسی کی کوئی وجہ نہیں۔

کندن کے طریقہ علاج سے صحت اور نئی زندگی حاصل ہو سکتی ہے۔ مفصل حالات کے لئے ذیل کے پتہ سے اس کا لٹریچر مفت منگا کر ملاحظہ کریں۔

کندن کیمیکل ورکس نئی دہلی

امتحان کے بعد بجلی کا کام سیکھئے

کیونکہ اس کام کے جاننے والوں کی ضرورت پنجاب یو۔ پی و سرحد کے ہائیڈرو الیکٹرک ڈیپارٹمنٹ میں دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔ اور بہترین درسگاہ سکول فار الیکٹریشنز لدھیانہ ہے۔ جو گورنمنٹ ریکگنائزڈ بھی ہے۔ اور ایڈڈ بھی۔ ہر قابلیت کے طلباء کیلئے سکول کھلا ہے۔ گورنمنٹ سے مالی امداد ملنے پر سکول کمیٹی نے فیس میں ایک تہائی رعایت کر دی ہے۔ ماہواری جاتی ہے۔ پراسپکٹس مفت۔

مینجر

نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ

مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی ماہلا ام ولد صحب ذات خوجہ سکنہ باغ تحصیل و ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۳۶/۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہئے۔ تحریر مورخہ ۲۱/۳/۳۶

دستخط۔ خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ۔ قرضہ ضلع جھنگ۔ (مہر عدالت)

نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ

مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی سبی دل ولد دیانہ ذات موچی سکنہ ساہنیل تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۳۶/۶/۱۴ تاریخ پیشی بمقام چنیوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہئے۔ تحریر مورخہ ۲۱/۳/۳۶

دستخط۔ خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ۔ ضلع جھنگ۔ (مہر عدالت)

آج دنیا اس بات کو مان چکی ہے کہ موتی سرمہ جملہ امراض چشم کیلئے نعمت غیر مترقبہ ہے ضعف بصر۔ ککرے جلن۔ پھولا۔ جالا۔ خارش چشم۔ پانی بہنا۔ دھند۔ غبار۔ پڑبال۔ ناخونہ۔ گوہانجنی۔ رتوندا۔ ابتدائی موتیا بند وغیرہ غرضیکہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے۔ جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس کا استعمال رکھتے ہیں وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پاتے ہیں۔ قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے۔ محصول ڈاک علاوہ

شاہی حکیم حضرت مولانا نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے صاحبزادگان تحریر فرماتے ہیں کہ "پچھلے دنوں عزیز عبد الباسط کو آشوب چشم اور ککروں کی تکلیف تھی۔ اس سے قبل اور بھی کئی دوائیں استعمال کی گئیں کوئی فائدہ نہ ہوا۔ مگر آپکا موتی سرمہ بہت مفید اور کامیاب رہا۔ درحقیقت بہترین قابل قدر چیز ہے"

اکسیر البدن کا معجزانہ اثر

بلاشبہ دل میں نئی امنگ۔ اعضاء میں نئی ترنگ۔ دماغ میں نئی جولانی پیدا کرنا کمزور کو زور آور۔ اور زور آور کو شہ زور۔ نامرد کو مرد۔ اور مرد کو جوانمرد بنانا اس اکسیر پر ختم ہے۔ نیز یہ اکسیر بیمار یا بخار کے رہ گئے اور اس سے پیدا شدہ کمزوری کو دور کرنے کے لئے اپنی نظیر آپ ہی ہے۔ ایک ماہ کی خوراک کی قیمت پانچ روپے۔ محصولڈاک علاوہ

ملنے کا پتہ:۔ **مینیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان۔ ضلع گورداسپور پنجاب**

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۲۹ اپریل۔ "ڈیلی ٹیلیگراف" نے ایک خبر شائع کی ہے۔ کہ مجلس اقوام کے اجلاس میں جب درِ دانیال اور آبنائے باسفورس کے دوبارہ استحکامات کا سوال پیش ہوگا۔ تو روس یونان۔ رومانیہ اور یوگوسلاویہ ترکی کی زبردست حمایت کریں گے۔ فرانس اپنے رویہ کا اعلان برطانوی حکمت عملی کے انکشاف پر کرے گا۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اطالیہ۔ بلغاریہ اور ہنگری کی طرف سے اس مطالبہ کی شدید مخالفت کی جائے گی۔

ٹوکیو ۲۹ اپریل۔ معلوم ہوا ہے۔ جاپانی مانچوکو کی سرحد پر سوویٹ روس کی زبردست جنگی تیاریاں شروع ہیں۔ معمولی عرصہ کے اندر عسکری تیاریوں پر ۴ کروڑ پونڈ صرف ہو چکے ہیں تمام سرحد پر پچاس پچاس اور سو سو گز کے فاصلہ پر آگے پیچھے تین تین چار چار قلعے تعمیر کر دیئے گئے ہیں۔ ان قلعوں کی تعداد پانچ چھ ہزار ہے۔

روما ۲۹ اپریل۔ مسولینی مراعات کی ضبطی کا انتقام غیر حکومتوں سے تو نہیں لے رہا البتہ اس نے اطالیہ کے ان تاجروں پر عرصہ حیات تنگ کر دیا ہے۔ جو ایسے غیر ممالک کا مال فروخت کر رہے ہیں۔ جنہوں نے جمعیۃ اقوام کے فیصلہ کے مطابق اطالیہ سے مال خریدنا بند کر دیا ہے ایسے اطالوی تاجروں کی گرفتاریاں دھڑا دھڑ ہو رہی ہیں۔ چنانچہ اس وقت تک آٹھ سو تاجر گرفتار اور نظر بند کئے جا چکے ہیں۔

قاہرہ ۲۹ اپریل۔ شہزادہ فاروق کی بادشاہت کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ آپ ۸ مئی کو بذریعہ جہاز انگلستان سے مصر پہنچ جائیں گے۔ شہزادہ کے نابالغ ہونے کی وجہ سے سلطنت کے انتظام کیلئے کونسل آف ریجینسی قائم کی جائے گی۔

پونا ۲۹ اپریل۔ شہر میں اب بالکل سکون ہے۔ قیام امن کے لئے ہندو اور مسلمان معززین پر مشتمل ایک مجلس بنا دی گئی ہے۔ کل چند شرارت پسند ہندوؤں نے ایک مسجد کو آگ لگانے کی کوشش کی۔ مگر وہ اس فعل شنیع کے ارتکاب میں ناکام رہے۔

شملہ ۲۹ اپریل۔ ہز ایکسیلنسی سر رلیف گرفتگڈ گورنر صوبہ سرحد آج کابل سے واپس پشاور پہنچے۔ یہ پہلا موقع ہے۔ کہ برطانوی ہند کا ایک گورنر کابل گیا۔ کابل کا یہ سفر بالکل دوستانہ ہے۔ اور بہت سے مشترکہ مفاد کے امور کے متعلق تبادلہ خیالات کے مقصد سے ہے۔

لنڈن ۲۹ اپریل۔ جمعیۃ اقوام کو یونین کے خازن لارڈ کوٹیز بروہ اپنے عہدہ سے مستعفی ہو گئے ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ جمعیۃ اقوام میں اب اس قدر اثر اور قوت باقی نہیں رہی۔ کہ وہ اپنے فرائض صحیح طور پر انجام دے سکے۔ اس لئے میں اسے غیر سود مند اور بے اثر مجلس تصور کرتے ہوئے اس کے کسی عہدہ کو قبول نہیں کر سکتا۔

مینونگ ۲۹ اپریل۔ بیان کیا جاتا ہے کہ بویریا میں آج کل پہلے کی نسبت فوج بہت کم ہے۔ کیونکہ رائن لینڈ پر قبضہ کرنے کے لئے جو فوج بھیجی گئی تھی۔ اس کا بیشتر حصہ بویریا کی فوج پر مشتمل تھا۔

ڈائرڈوا ۲۹ اپریل۔ ساسابانہ کی جنگ کو تین دن گذر چکے ہیں۔ لیکن ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔ حبشی پوری جوانمردی اور استقلال سے اطالویوں کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ اور اطالوی ہر طرف سے امداد منگوا کر فتح پانے کی کوشش میں ہیں۔ لیکن حبشیوں کے سامنے ابھی تک کوئی پیش نہیں چلی۔

گوراہٹی ۲۹ اپریل۔ گذشتہ شب یکایک حبشہ کی پانچ ہزار سپاہیوں پر مشتمل فوج نے اسود پوش اطالوی فوج کے کیمپ اور ہیڈ کوارٹر پر حملہ کر دیا۔ جس سے اطالویوں پر قیامت برپا کر دی گئی۔ اس حملہ میں حبشی فوج نے گولیوں کی بوچھاڑ کر دی۔ اور ان جھاڑیوں کو جن کے قریب اطالوی موٹر ٹرانسپورٹ کے پٹرول کا ذخیرہ تھا آگ لگا دی۔ آخر کار لڑائی دو بدو شروع ہو گئی۔ اور متواتر کو گھنٹوں کی خونریز جنگ کے بعد حبشیوں کو دریائے فافان کے مارت تک پسپا ہونا پڑا۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اس معرکہ میں چھ سو حبشی کام آئے۔ اطالویوں کے نقصان کا صحیح اندازہ نہیں کیا جا سکا۔ لیکن کہا جاتا ہے کہ دس افسر ہلاک اور ۲۳ مجروح ہوئے۔

عدیس آبابا ۲۹ اپریل۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ ڈیسی سے آگے بڑھنے والی اطالوی فوجوں کو دس ہزار سپاہیوں کی حبشی فوج کا مقابلہ کرنا پڑے گا۔ جو اطالویوں کے موجودہ مقام سے عدیس آبابا تک قابض ہے۔

لنڈن ۲۹ اپریل۔ جمعیۃ اقوام کی یونین کا ایک وفد ۴ مئی کو وزیر خارجہ برطانیہ سے اس امر کا مطالبہ کرنے کے لئے ملاقات کرے گا۔ کہ اطالیہ کے خلاف زیادہ سخت تعزیری کارروائی کی جائے۔ اور جہاں اطالیہ کی دیگر اشیا خریدنے کی ممانعت کر دی گئی وہاں اطالیہ کے تیل، جہاز رانی کے سامان اور اطالوی جہازوں کے استعمال کا بھی بائیکاٹ کر دیا جائے۔ اور اگر ضرورت محسوس کی جائے تو اطالیہ اور حبشہ کے مابین ہر قسم کی آمد و رفت اور رسل و رسائل کا سلسلہ بھی منقطع کر دیا جائے۔

وائنا ۲۹ اپریل۔ آسٹریا میں وائنا اور مشرقی علاقہ کی فوجیں یکایک سالزبرگ اور ٹائرول میں منتقل ہونا شروع ہو گئی ہیں اگرچہ اس فوجی نقل و حرکت کی غرض و غایت کو پردہ راز میں رکھا گیا ہے۔ تاہم معلوم ہوتا ہے کہ جرمنی نے بویریا اور آسٹریا کی سرحد پر زبردست عسکری تیاریاں شروع کر دی ہیں۔ اور ہر مقام پر فوجوں کا اجتماع ہو رہا ہے۔

لاہور ۲۹ اپریل۔ آج صبح مسٹر محمد علی جناح نواب احمد یار خان دولتانہ کے ساتھ ساتھ دہلی سے لاہور پہنچے۔ سٹیشن پر ان کا خیر مقدم کیا گیا

راولپنڈی ۲۹ اپریل۔ صوبہ سرحد کی پراونشل اتحاد ملت کانفرنس یکم اور ۲ جون کو راولپنڈی میں منعقد ہوگی۔ جس کی تیاریاں ابھی سے شروع ہو گئی ہیں۔

لنڈن ۲۹ اپریل۔ جب اطالوی سیاہ پوشوں کے کیمپ پر حبشی فوج نے شبخون مارا اطالوی فوج کے ماتحت رہنے والا رائٹر کا نامہ نگار ایک موٹر لاری میں بیٹھ کر روزنامچہ تیار کر رہا تھا۔ اس لاری پر گولیوں کی بوچھاڑ ہوئی۔ لیکن نامہ نگار بال بال بچ گیا۔

کوئٹہ ۲۹ اپریل۔ چیف کمشنر کوئٹہ نے ایک کمیونک شائع کیا ہے۔ کہ وہ لوگ جن کی جائدادیں ان کے قبضہ میں ہیں۔ ثبوت پیش کرنے کے بعد ۳۱ مئی کو اپنی جائدادیں ان سے چھڑا لیں۔ اس تاریخ تک جو جائداد نہ لی جائے گی اسے لاوارث تصور کرتے ہوئے پولیس کے حوالے کر دیا جائے گا۔

گوراہٹی ۲۹ اپریل۔ متواتر تین روز سے بارش کی وجہ سے اطالوی فوج کا کئی ٹن گولہ بارود جو موٹروں میں میدان کی طرف آرہا تھا بھیگ جانے سے بیکار ہو گیا۔

روما ۲۹ اپریل۔ اطالوی جرنیل گریزیانی نے جنوبی محاذ پر شدید بارش اور تین روز کی شب و روز کی مسلسل جنگ میں ہزار ہا سپاہی ہلاک کرا دینے کے بعد جارحانہ اقدام روک دیا ہے۔ میدان جنگ میں تین روز سے اس قدر موسلادھار بارش ہو رہی ہے کہ سڑکیں اور قافلے کے راستے ناقابل گذر ہو گئے ہیں۔ دریائے فافان اور غیار پر پل انجینئر دن رات پل تعمیر کرتے کرتے تھک چکے ہیں۔ اطالوی فوجوں کو ہرگز یہ امید نہ تھی۔ کہ ان کا سخت مقابلہ ہوگا۔ اطالوی ابھی تک ساسابانہ پر قبضہ نہیں کر سکے۔ اور حبشی فوج سر دھڑ کی بازی لگا کر ان کا مقابلہ کر رہی ہیں۔

لائل پور۔ ٹانڈلیانوالہ سے ایک اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ روئی کے ایک کارخانہ میں آگ لگ گئی۔ جس سے ہزار ہا روپیہ کا نقصان ہو گیا۔

پشاور ۲۹ اپریل۔ بنوں کے مشہور مقدمہ اغوا میں مغویہ نے آج ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بنوں کی عدالت میں بیان کیا۔ کہ اس نے دو ماہ سے مذہب اسلام قبول کر لیا ہے۔ اور وہ اپنی ہندو ماں کے پاس جانا نہیں چاہتی۔ لڑکی کو فی الحال غلام حسین خان بہادر رکن کونسل صوبہ سرحد کے سپرد کر دیا گیا ہے۔

لاہور ۲۹ اپریل۔ "پرتاپ" یکم مئی لکھتا ہے۔ کہ کتاب "مذہبی ڈاکو" کو ضبط کر لیا گیا ہے۔ اور شنائی برقی پریس امرتسر سے ایک ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی گئی ہے۔

امرتسر ۲۹ اپریل۔ گیہوں حاضر ۲ روپے ۶ آنے سے ۲ روپے ۸ آنے تک۔ نخود حاضر ۲ روپے سونا دیسی ۳۵ روپے ۱۱ آنے اور چاندی دیسی ۵۱ روپے ہے۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی